اللہ نور السموات والارض

# مصباح العاشقین

یعنی

اعلیٰ حضرت غوث دوران قطب زمان مولانا و مقتدانا شاہ فضل رحمٰن قدس سرہٗ کی مبارک سوانح عمری

از

منشی فاضل سید ظہور احمد شاہجہانپوری

حسب فرمایش

جناب شیخ محمد عظیم اللہ صاحب تاجر کتب چوک بزازہ کانپور

باہتمام محمد عابد احمد مطبع انتظامی کانپور میں چھپی

جسٹری شدہ قیمت نسخہ ۳ر

/ا

Marfat.com

# نذر

مین نہایت ادب کے ساتھ یہ کتاب اپنے
مخدوم و مکرّم حضرت مولوی محمد رحمت اللہ
میان صاحب خلف الرشید والا جناب
اعلیٰ حضرت مولانا احمد میان صاحب مدظلہما العالی
کے نام نامی پر معنون کرتا ہون ؎
گر قبول اُفتد زہے عزّ و شرف

عقیدت کیش
سیّد ظہور احمد

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

الحمد للہ رب العالمین ۔ والعاقبۃ للمتقین ۔ والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد و علی اٰلہ و اصحابہ اجمعین ۔ اما بعد مجھے مدت سے اشتیاق تھا کہ اعلیٰ حضرت مولانا و مقتدانا شاہ فضل رحمٰن صاحب قدس سرہ کی مبارک زندگی کے کچھ واقعات قلمبند کرون لیکن اس خیال کی تکمیل اُن کتابون سے بالکل ناممکن تھی جن مین اعلیٰ حضرت کے واقعات و ملفوظات لکھے گئے ہین ۔ کیونکہ ہر ایک کتاب کے مؤلف نے تالیف مین اپنی خصوصیت ضرور ملحوظ رکھی ہے جس سے واقعات بہت محدود ہو گئے ہین ملفوظات جو قلمبند کیے گئے ہین وہ تقریباً ایک ہی اصل کی نقل ہین اور سوانح عمری کی ترتیب مین اُنسے کوئی مدد نہین ملسکتی ۔

ایسی صورت مین سوانح عمری کی ترتیب ذاتی کوشش کے بغیر ناممکن تھی ۔ چنانچہ مین نے اسی ارادہ کی تکمیل کے لیے اپنے وطن کو خیرباد کہکر گنج مرادآباد شریف مین قیام کیا ۔ اور چند دن کے عرصہ مین ۔ واقعات کی ترتیب نے کتابی صورت اختیار کی ۔

افسوس یہ ہے کہ مین اس قابل قدر کتاب کو دلی آرزو کے مطابق

Marfat.com

نہ لکھ سکا۔ اور اگرچہ یہ کتاب اپنے مقاصد کی توضیح مین اسوقت تک بے نظیر ہے لیکن پھر بھی واقعات کو تفصیل کے ساتھ مین نہ بیان کر سکا۔

بات یہ ہے کہ ہمارے ملک مین سوانح عمری لکھنے کا بالکل قاعدہ نہین اور نہ لوگ اسکی ضرورت محسوس کرتے ہین۔

سوانح کی ترتیب اور واقعات کی تفصیل مین مؤلف کو جبھی کامیابی ہو سکتی ہے کہ اُسے اپنے اظہار مدعا کے لیے مختلف مضامین دستیاب ہون۔

جن ملکون مین ارباب کمال کی سوانح عمریان تالیف کرنے کا دستور ہے اُنمین یہ عام طریقہ ہے کہ عالم حیات مین واقعات جمع کرنے کی کوشش کیجاتی ہے اور بعد مین یہ دقت پیش نہین آتی کہ نہ تو واقعات ملتے ہین نہ کسی واقعہ کی تاریخ معلوم ہوتی ہے۔

جب مین گنج مرادآباد شریف مین حاضر ہوا تو میرا پہلا کام یہ تھا کہ مین نے حاضرین آستانہ علیا کی طبیعتون کے میلان و رجحان پر غور کیا۔ مجھے یہ معلوم کر کے نہایت افسوس ہوا کہ کسی شخص کو ایسے دلچسپ اور مفید کام کی طرف توجہ نہین۔ چنانچہ مین نے بھی اپنا ارادہ اپنے دل ہی مین پنہان رکھا اور میری وہ تمنا جو مجھکشان کشان اُس مبارک مقام پر لے آئی تھی ایک سربستہ راز بن گئی صورت یہ ہوئی کہ مین ہر ایک سے اپنے مقصد کے متعلق کوئی امر دریافت کرتا اور اُسی وقت وہ بجنسہ لکھ لیتا۔ مجھے اپنی کوشش مین کامیابی ہونے کے لیے زیادہ زمانہ صرف نہ کرنا پڑا کیونکہ اعلیحضرت قدس سرہ کے مبارک حالات سُننے کا مجھے جسقدر جوش تھا اُسی قدر لوگ سُنانے کے شائق تھے۔

مین اِن واقعات کے اظہار سے پہلے یہ ظاہر کر دینا بھی ضروری سمجھتا ہون کہ یہ واقعات مجھ تک کیونکر پہونچے ""

Marfat.com

مین نے اِن واقعات مین ایک لفظ بھی اپنی طرف سے شامل نہین کیا۔ اور جو کچھ سُنانے والون کی زبان سے سُنا وہ قلمبند کرلیا۔

مین عالی جناب مولوی رحمت اللہ میا نصاحب خلف الرشید حضرت احمد میا نصاحب مدظلہٗ، اور جناب منشی نیاز احمد صاحب جنھین حضرت قبلہ سے خاص رشتۂ قرابت ہے۔ اور جناب مولوی حکیم عبدالغفار صاحب کا جو ایک زمانۂ دراز تک اعلیٰ حضرت کی خدمت مین حاضر رہے ہین شکریہ ادا کرتا ہون کہ یہ واقعات انھین حضرات سے معلوم ہوئے۔ اور مجھے یہ ظاہر کرکے خوشی ہے کہ یہ معزز صاحبان اِن تمام واقعات کی صحت اور واقعیت کے ذمے دار ہین بعض باتین حضرت قبلہ سے بھی معلوم ہوئین جو جا بجا درج کردی گئی ہین۔

میرے محدود خیال مین یہ کتاب جس مقصد کے لیے لکھی گئی اُسمین نسبتہً ضرور کامیابی حاصل ہوئی۔

کتاب کی ترتیب مین مجھے اس بات کا بھی خیال ہوا کہ اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کے ملفوظات کا ایک حصہ بھی شامل کیا جائے لیکن عدم واقفیت کی وجہ سے مین یہ ارادہ پورا نہ کرسکا اور جو ملفوظات بعض رسالون مین میری نظر سے گذرے اُنکی واقعیت کا میرے بدگمان دل کو پورا پورا وثوق نہ ہوا۔ میرا یہ بھی ارادہ تھا کہ مین اِس کتاب مین کچھ مضامین تصوف اور خاصکر وہ مسلسل خیالات جو اعلیٰ حضرت کے مُبارک دل و دماغ کے روشن نتیجے ہین شامل کرون۔ لیکن جب مین نے غور کیا تو سوانح عمری سے اُنکا تعلق کچھ ایسا زیادہ نہ پایا کہ مین اُنکے لکھنے پر مجبور ہوتا۔ ہان اگر ناظرین نے اِس کتاب کو جو بحیثیت میری ناچیز تالیف کے ایک ناچیز تحفہ ہے مقبولیت کی نظر سے دیکھا اور میری ہمت افزائی کی تو مین تصوف کے اُن مضامین کو صاف اور سلیس اُردو مین قلمبند کرکے اپنے قدردانون کے سامنے ضرور پیش کرونگا جنھین طریقۂ علیہ حضرات نقشبندیہ و قادریہ رضوان اللہ علیہم سے خاص تعلق ہے اور

اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کے افاداتِ معنوی کا آئینہ ہین۔
آخر مین نہایت مسرت کے ساتھ مین اپنے قدیمی کرم فرما اور محسن مہمان نواز جناب شیخ محمد عظیم اللہ صاحب تاجر کتب کانپوری کا شکریہ ادا کرتا ہون جنکی توجہ سے یہ کتاب شائع ہوئی۔ میری دعا ہے کہ خدا ان کو دین و دنیا کی وجاہت عطا فرمائے۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

عقیدت کیش

سید ظہور احمد شاہجہانپوری

۲۰ صفر المظفر ۱۳۲۴ھ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

**نام ونسب** مولانا ومقتدانا حضرت فضل رحمٰن قدس سرہٗ بن حضرت شیخ اہل اللہ بن حضرت محمد فیاض بن حضرت محمد برکت اللہ بن حضرت انور محمد بن حضرت عبداللطیف بن حضرت عبدالرحیم بن حضرت مخدوم العارفین مصباح العاشقین شیخ محمد رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

**وطن۔** قصبۂ ملاوان آپ کا قدیمی وطن ہے جس مین سب سے پہلے آپ کے مورث اعلیٰ حضرت شیخ محمد مصباح العاشقین قدس سرہٗ قیام پذیر ہوئے۔

یہ قصبہ ضلع ہردوئی ملک اودھ مین گنج مرادآباد شریف سے تین کوس کے فاصلہ پر جانب شمال واقع ہے اہل ہنر اور اہل کمال کا یہ قدیمی مسکن ہے۔ ہندوستان کے بہت سے بدلتے ہوئے رنگ اس نے دیکھے اور اپنی جگہ پر قائم رہا۔ یہ قدیم قصبہ اُسوقت سے آباد ہے جب کہ ہدایت کا تارا فاران کی چوٹیون پر چمکا اور اُسکی چمکیلی شعاعین دنیا کا ظلمت کدہ روشن کرنے لگین۔ اُسوقت جس طرح تمام ہندوستان پر کفر وضلالت کی تاریکی چھائی ہوئی تھی اسیطرح اس چھوٹی سی بستی پر بھی بُت پرستونکا تسلط تھا۔
لیکن جب مسلمانون کی فتح ونصرت کا نور مشرق سے عکس فگن ہوا اور رفتہ رفتہ

Marfat.com

اُن کا قدم آریہ ورت کی سرزمین پر جمنے لگا تو کچھ دنون بعد اس قصبے مین بھی چند مسلمان گھرون کا جدید اضافہ ہوا۔

حضرت مصباح العاشقین اور بہت سے بزرگان دین اسکی خاک دامنگیر کی آغوش مین دائمی خواب کے مزے لے رہے ہین۔ اسکی سر بفلک پختہ دیوارین قدیمی تمول کی حسرتناک یادگار ہین۔ ویران عمارتون کا وحشت خیز منظر عبرت نظر آتا ہے۔

**ولادت** آپ کے والد ماجد حضرت شیخ اہل اللہ عفرلہ اولاد نرینہ سے بہت آرزومند تھے اور اُسی آرزو مین اٹھارہ برسین گذر چکی تھین۔ مایوسی کا عالم تھا۔ اکثر غمگین رہتے اور جناب باری مین عجز و انکساری کے ساتھ دعا کرتے۔

اسی حالت مین ایک مرتبہ آپ نے ہادی برحق اور مرشد کامل شاہ علیدالرحمن صاحب علیہ الرحمۃ کی خدمت مین حاضر ہوئے۔ اور دردمندی کے ساتھ مدعاے دل زبان پر لائے حضرت شاہ صاحب نے اُسی وقت فرزند ارجمند کا مژدہ جانفزا سُنایا اور فرمایا تمھین مُبارک ہو وہ ایک آفتاب ہوگا جس کا نور مشرق سے مغرب تک پرتوفگن ہوگا۔ اور اُسکے چشمۂ فیض سے دین و دنیا کے تشنہ لب سیرابی حاصل کرینگے۔ حضرت شیخ اہل اللہ پیرو مرشد کی زبانی یہ مژدۂ شادمانی سُنکر اپنے مکان پر تشریف لائے۔ اور خدا کے فضل سے تیسرے دن رمضان کی پہلی تاریخ کو صبح صادق کے وقت اُس ماہ ہدایت اور مہر ولایت نے عالم ہستی مین قدم رکھا فتبارک اللہ احسن الخالقین۔

ملاوان کی سرزمین کو آپ کی ولادت کا فخر حاصل ہے۔ آپ کے سن ولادت مین اختلاف ہے چنانچہ بعض کے نزدیک سنہ ۱۲ ہجری مین آپ پیدا ہوئے اور بعض کے نزدیک سنہ ۱۲۱۳ ہجری معتبر ہے۔

Marfat.com

اللہ نور السموات والارض

# مصباح العاشقین

یعنی

اعلیٰ حضرت غوث دوران قطب زمان مولانا و مقتدانا شاہ
فضل رحمٰن قدس سرہٗ کی مبارک سوانح عمری

از

منشی فاضل سید ظہور احمد شاہجہانپوری

حسب فرمایش

جناب شیخ محمد عظیم اللہ صاحب تاجر کتب چوک بزازہ کانپور

باہتمام محمد عبد الاحد مطبع انتظامی کانپور میں چھپی

رجسٹری شدہ قیمت فی نسخہ ۱۲

دل کے آئینے مین وحدت کا نور پرتو فگن تھا اور تحصیل علم کا شوق روز بروز بڑھتا جاتا تھا۔ آپ لکھنؤ سے دہلی تشریف لے گئے۔ فاضل اجل مولانا محمد اسحٰق صاحب سے جو دہلی کے مستند اور جید عالم ہوگذرے ہین درسِ صحاح ستہ کو پورا کیا۔ آپ کی ذہانت طباعی دقیقہ رسی نکتہ فہمی قوت حافظہ ملکۂ استحضار کے سب اُستاد یکسان معترف تھے۔ دینیات سے آپ کو خاص دلبستگی تھی۔ حدیث شریف کی سند آپ نے مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب قدس سرہٗ سے حاصل کی تھی۔

**ارادت** یہ کہنا کہ آپ قدرتی ولی تھے نہ صرف خوش اعتقادی ہے بلکہ اظہار امر واقعی ہے۔ بچپن ہی سے آپ کے دل مین یاد خدا کا درد پیدا تھا۔ بزرگان دین کا بہت ادب کرتے تھے عشق وحدت کی آگ دل مین دبی ہوئی تھی۔ جب علوم ظاہری نے دل و دماغ کو روشن کیا تو علم باطن کا شوق پیدا ہوا روحانیت کی آگ اشتیاق کی گرمی سے بھڑک اُٹھی۔ آپ کی عمر سترہ برس کی تھی جب دہلی تشریف لے گئے۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ حضرت شاہ محمد آفاق رحمۃ اللہ علیہ کا چشمۂ فیض جاری تھا اور تشنگان دین و دنیا سیرابی حاصل کرتے تھے۔

حسن عقیدت نے آپ کو بھی بارگاہ آفاقی مین پہونچا دیا جوہر شناس کامل نے ایک نظر مین پہچان لیا۔ محبت سے پیش آئے۔ بہت عزت کی۔ اپنے ساتھ حرم سرا مین لے گئے۔ اپنی صاحبزادی صاحبہ اور داماد شاہ عبدالغنی صاحب سے فرمایا کہ انھین نذر دو۔ آپ کو شاہ صاحب قبلہ سے عقیدت پہلے ہی سے تھی مرید بھی ہو گئے۔

شاہ محمد آفاق رح کو آپ سے بہت محبت تھی اور مکاشفہ سے معلوم کر چکے تھے کہ یہ درویش کامل ہونگے۔

شاہ غلام علی رح فرماتے تھے کہ یہ ایک آفتاب ہوگا جو مشرق سے مغرب تک چمکیگا آپ ایک زمانۂ دراز تک حضرت شاہ آفاق رح کی خدمت مین علوم باطنی کا

Marfat.com

اکتساب فرماتے رہے۔

اگرچہ حضرت شاہ صاحبؒ کے ہزارون مرید تھے لیکن آپ کی شان کو کوئی نہین پہونچتا تھا۔ خود حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے تھے کہ مین ہر چند چاہتا ہون کہ میرے اعزہ اقربا کچھ ہو جائین مگر وہی ہوتا ہے جسے خدا چاہتا ہے۔

**سند خلافت:** چونکہ آپ مین قدرتی استعداد موجود تھی اسلیے علم باطن کی تحصیل مین زیادہ ریاضت کی ضرورت نہ ہوئی۔ ایک تو ذہن کی ذکاوت طبیعت کی جودت قدرتی استعداد اور اُس پیر مرشد کامل کی خاص شفقت سے چند ہی دن مین کامیابی حاصل ہو گئی۔

حضرت شاہ آفاقؒ نے جب دیکھا کہ معرفت کا تارا چودھوین رات کا چاند بن کر چمک رہا ہے بے تکلف خلافت کی سند لکھدی۔ جسکی متبرک نقل یہ ہے۔

فقیر محمد آفاق احمدی ۱۲۰۰

محب الفقراء مخلص الفضلاء مولوی فضل الرحمن بعافیت باشند۔ بعد دعوات ترقیات ظاہر و باطن مطالعہ نمایند۔ درین جوار فضل پروردگار۔ خیریت و صحت و عافیت آن محب الفقراء مدام مطلوب۔ دیرست کہ از حالات خیریت آیات آن محب الفقراء اطلاع ندارد۔ ازین باعث دل متعلق۔ باید کہ ہموارہ بدست آیندگان این سمت از نامجات خیریت آیات دل راخرم می کردہ باشند۔

شمارا اجازت ست کہ ہر کہ در طریقۂ علیہ نقشبندیہ و قادریہ داخل شود داخل نمایند۔ و بدل متوجہ یاران باشند۔ و محب علی راتوجہ می دادہ باشند۔ و پیوستہ نویسان حالات باشند۔ زیادہ نور چشمان درازی عمر و حیات خوانند۔ و بجمیع یاران و مخلصان فقیر و یاران خود را دعا رسانند۔ از میان عزیز احمد و عطا محمد و فدا محمد از جمیع صوفیان

خانقاہ سلام شوق خوانند۔ ازاعظم علی سلام سنت الاسلام و مُبارک باد خوانند
ازاندرون دعوات خوانند۔

**تاہل** تحصیل علوم سے فارغ ہوکر آپ نے اپنے وطن مین قیام فرمایا اور
چند دن کے بعد سنت نبوی (نکاح) کو ادا کیا۔ پہلے پہلے فرخ آباد ملیح آباد وغیرہ مقامات
کے باشندے آپکے مرید ہوئے۔ آپ نے کسی کی ملازمت نہین کی۔ توکل کا عالم تھا
اور خزانۂ غیب سے رزق کا سامان ہوجاتا تھا۔ آپ ہمہ تن یاد خدا مین مصروف رہتے تھے
کچھ دنون کے بعد آپ کی اہلیہ محترمہ نے دو صاحبزادے عبدالرحمٰن و عبدالرحیم
چھوڑکر اس سرائے فانی سے رحلت کی۔

**ترک وطن** ہرچند آپ نے بہت سے ماہ و سال اپنے وطن مین بسر کیے لیکن
آپکے مُبارک دل کو یہ قیام کسی طرح گوارا نہ تھا۔ قصبہ کی گلی گلی کفر و ضلالت کا نمونہ
بنی ہوئی تھی۔ جدھر دیکھیے بزم طرب آراستہ ہے رقص و سرود کی محفل گرم ہے۔ کوئی شطرنج
کھیلتا ہے کوئی گنجفہ مین مصروف ہے۔ خاصکر آپکے ہمسائون مین زیادہ تر فسق و فجور کا زہریلا
اثر پھیلا ہوا تھا ایک خداپرست ذاکر و شاغل عالم کی قیمتی زندگی کسطرح بسر ہوسکتی تھی
آخرکار آپ کو بھی ترک وطن کرنا پڑا۔ ارادہ کرلیا کہ گنج مرادآباد شریف مین قیام کرین گے
مگر اسکی حالت ملاوین سے بھی زیادہ خراب تھی۔ یہ قصبہ پٹھانون کے قبضہ مین تھا۔
ایک تو قدرتی تندخوئی اُسپر دولت کا نشہ جیسے دیکھیے بادۂ نخوت سے چور ہے۔
عشرت پرستی اور جرائم پیشہ پرستی انکا شیوہ تھا۔ ہر ایک کے پاس بیش قرار جائداد تھی

ع‍ ۵ عالمگیر کا زمانہ تھا جب مرادآباد آباد ہوا۔ اِسکے آباد کرنے والے عالمگیر کے فوجی وزیر مراد شیرخان تھے۔ چونکہ اُنھین اُسی جگہ فردکش ہونیکے لیے شاہی حکم ملا تھا۔ اُنھون نے ایک قصبہ آباد کیا تھا اور اپنے نام پر اُسکا نام مرادآباد رکھا۔ ہندوستان کے شریف لوگ ہر قوم کے آباد کیے انکے خوش نصیب والد کی قبر مقبرہ کے اندر ہے جو اعلیٰ حضرت کے پہلو مین آرام کر رہی ہین۔ اور مراد شیرخان کی قبر مقبرہ کے باہر پختہ بنی ہوئی ہے

Marfat.com

اور اُسکی آمدنی دلی خواہشون کے نذر ہوتی تھی کہین ماہ جبین طوائف کا مجرا ہو رہا ہے کہین ستار بج رہا ہے۔ کوئی سرمست غفلت جام پر جام چڑھائے جاتا ہے۔ غرض کچھ عجب رنگ تھا ادھر آپ کی یہ شان کہ پاک دل پہلو مین اور سچی زبان منھ مین۔ جامۂ کہن زیب تن۔ دنیا کے ساز و سامان سے ناآشنا۔ ہر وقت ہاتھ مین تسبیح اور زبان پر اللہ کا پیارا نام۔

ہر چند مراد آباد کے نخوت پرست باشندون کو آپ کی اقامت گوارا نہ تھی اور ہر وقت ایذا دہی کی فکر مین رہتے تھے لیکن آپ نے استقلال سے کام لیا اور اُنکی بد کرداریون کو منتقم حقیقی کے سپرد کیا ؎

سپردم بتو مایۂ خویش را
تو دانی حساب کم و بیش را

پہلے آپ نے مسجد کو ملاحظہ کیا۔ خدا کے گھر پر کچھ عجب بیکسی برستی تھی۔ دیوارونکی استرکاری جامۂ کہن کی طرح ٹکڑے ٹکڑے ہو کر گر پڑی تھی۔ چھت مین چھت گیری کی صورت جالے کی ایک چادر نظر آتی تھی۔ صحن مین بوریے کی جگہ خس و خاشاک اور جانماز کے بجائے چمگادڑونکی مینگنیون کا سیاہ فرش تھا۔ اندرونی حصّے مین اس کثرت سے تعزیے رکھے تھے کہ ایک سجدے کی جگہ باقی نہ تھی مسجد کے سامنے کسی بزرگ کا مقبرہ تھا جسمین ہمسایون کے جانور باندھے جاتے تھے۔

آپ نے تعزیے مسجد سے نکال کر علحدہ رکھدیے در و دیوار اور صحن صاف کیا اور خدا کی عبادت مین مصروف ہو گئے۔

مراد آباد کے تعزیہ پرست باشندون کو یہ بات بہت بُری معلوم ہوئی آپ کو ملال ہو پہنچایا۔ کسی نے واجد علی شاہ فرمان روائے اودھ کو لکھ بھیجا آخر آپ کی طلبی کا حکم آیا۔ صورت معاملہ نازک ہوتی جاتی تھی۔ مگر آپ کو ذرا بھی پروا نہ تھی

Marfat.com

خدا سے لو لگائے شاہ اودھ کے سامنے آئے نہ جانے کیا حکم دیتا مگر ایک حاکم
حاضر الوقت نے آپ کی سفارش کی اور معاملہ رفع دفع ہوگیا۔ اودھ سے واپس
آنے کے بعد آپ نے مراد آباد شریف مین قیام کا مستقل ارادہ کرلیا۔ اگرچہ اہل مراد آباد
شریف آپ کا دل دکھاتے لیکن آپ خدا کی یاد مین مصروف رہتے اور دشمن کی
بدکرداری کو اُس حقیقی منتقم کے سپرد فرماتے۔

**دوسرا نکاح**۔ تجرد کا عالم تھا جب آپ مراد آباد تشریف لائے۔ پہلی
بیوی کا انتقال ہوچکا تھا خیر خواہون کا خیال ہوا کہ آپکا نکاح ہوجائے۔ چنانچہ
ایک خانصاحب کے یہان پیام دیا گیا۔ وہ بہت خفا ہوئے افلاس کی وجہ سے
بے حد ناگوار گذرا۔ ہرچند لوگون نے سمجھایا کہ یہ رشتہ قابل فخر ہے۔ زمانے مین ایسا
عالم فاضل نیک خو سلیم الطبع شخص میسّر نہ آئے گا مگر کچھ اثر نہ ہوا۔ لاکھ انکار کیا لیکن
قضا و قدر سے مجبوری تھی۔ کچھ دنون بعد رضامند ہوگئے۔
؎ محمد غوث خان آپ کے کفیل تھے انھین کے گھر سے برات گئی اور خیر و خوبی
کے ساتھ عقد ہوگیا۔ آپنے مسجد کے جانب شمال ایک چھوٹا سا گھر بنایا اور مع اہل
وعیال کے رہنے لگے۔ نئی سُسرال کے لوگ آپ کو بہت ستاتے اور اکثر تکلیف
دہی کے درپے رہتے تھے۔ افلاس کا یہ عالم تھا کہ کل کا رازق خدا ہے۔ آپ کبھی
کبھی فرخ آباد و ملیح آباد وغیرہ کی طرف بھی تشریف لیجاتے مگر اکثر مراد آباد مین رہتے تھے۔

**مریدونکی کثرت** سنہ ۱۲۸۴ ہجری سے آپ کی جانب خلق خدا کا رجوع شروع
ہوا۔ اقصائے عالم کے باشندے جوق جوق چلے آتے تھے۔
کوئی ایسی ولایت باقی نہین جس کا رہنے والا ایک مرتبہ اس دربار مین آگیا ہو

؎ محمد غوث خانصاحب مراد آباد کے ایک سن رسیدہ رئیس تھے۔ اُنھون نے حضرت مولانا
علیہ الرحمۃ کو اپنا بیٹا بنایا تھا۔ انکی قبر احاطہ مسجد مین ایک طرف پختہ بنی ہوئی ہے ۱۲

مہمان جسقدر آتے وہ مسجد اور مقبرہ مین ٹھیرائے جاتے تھے۔

اگرچہ مسجد کا صحن بہت وسیع ہے لیکن مہمانون کی کثرت سے بالکل گنجائش باقی نہ رہتی تھی۔

کسی کو ایک شب سے زیادہ ٹھہرنے کا حکم نہ تھا اور بعض تو بعیت کے بعد ہی رخصت کر دیے جاتے تھے۔

امیر فقیر جاہل فاضل راجہ نواب ہنود عیسائی یہودی مسلمان غرض کوئی ایسا نہ تھا جو اس فیض عام سے مستفیض نہ ہوا ہو۔ ریل نکل چکی تھی اور بالامؤ کچھوایا سندیلہ بلہور کے اسٹیشنون سے اُتر کر آنے والے آتے تھے۔

بہت سے لوگ بلگرام کا راستہ پسند کرتے تھے اور ان چارون راستونکی یہ کیفیت تھی کہ شب و روز ہر وقت آمد و رفت رہتی تھی حالانکہ یہ راستے بالکل ویران پڑے تھے اور غریب کسانون کے سوا کسی شریف آدمی کو ادھر سے گذرنے کا اتفاق نہین ہوتا تھا۔ آپ کی خدمت مین جو شخص جس آرزو سے حاضر ہوتا آپ اُسکی آرزو پوری فرماتے۔

دربار عام کا دروازہ طالبان دین و دنیا دونون کے لیے کھلا ہوا تھا۔ باطنی علوم کے حاصل کرنے والے اگرچہ کثرت سے آتے لیکن عام نگاہین اُنکے دیکھنے سے قاصر رہتی تھین۔ اور اگر کبھی کوئی نظر آ گیا تو خدا کی شان نظر آ جاتی تھی۔

طالبان دنیا کی کوئی انتہا نہ تھی جسے دیکھیے اپنے دل مین ایک جدا آرزو لیے چلا آتا ہے۔ جو لوگ بعیت ہوتے آپ اُنھین اُن کی خواہش کے مطابق اُسی سلسلے مین بعیت کرتے زیادہ تر نقشبندیہ و قادریہ خاندانون مین آپ بعیت کیا کرتے تھے۔

جو لوگ دعا کے لیے حاضر ہوتے آپ اُنکے حق مین دعائے خیر فرماتے

اور وہ خوش خوش اپنے گھرون کو چلے جاتے تھے۔

خطوط اسقدر کثرت سے آتے تھے کہ اُنکے جوابات تحریر کرنے کے لیے بڑے وقت کی ضرورت تھی لیکن آپ روزانہ ہر ایک خط کا جواب اپنے میر منشی کی معرفت تحریر فرماتے۔

اِن خطوط مین لوگ اپنی اپنی تمنّائین اور مرادین تحریر کرتے تھے۔ آپ کو بہت افسوس ہوتا اگر کوئی شخص کسی کا راز دریافت کرنے کے لیے کسی کا خط دیکھتا۔ آپ فرماتے کہ خدا جانے غریب نے کیا کیا لکھا ہوگا"۔

ہر وقت کے حاضر باش خادمون نے خطوط کی مندرجہ امیدون کے پورا ہونے کی عجیب شناخت مقرر کی تھی۔

یعنی یا تو آپ خط لیکر اُسی وقت اپنے ہاتھ سے چاک کر دیتے تھے یا حکم دیتے کہ اسے چاک کر دو یا حکم دیتے کہ اسے کنوئین مین ڈالدو۔

جنکے آپ خود چاک فرماتے وہ کام بہت جلد ہوجاتا اور زیادہ سے زیادہ تین دن صرف ہوتے تھے۔

جنکے آپ حکم دیتے کہ تم چاک کر دو وہ کام بھی خدا کے فضل سے پورا ہوجاتا اور زیادہ سے زیادہ ایک ہفتہ صرف ہوتا۔

جسکے آپ حکم دیتے کہ کنوئین مین ڈال دو وہ کام مہینون مین پورا ہوتا تھا۔

**تیسرا نکاح** جب آپ کی دوسری بیوی صاحبہ نے چند صاحبزادے اور صاحبزادیان چھوڑ کر عالم بقا کی طرف رحلت فرمائی تو بہت دنون تک آپ تجرد کے عالم مین رہے۔ لیکن چونکہ آپ کو ناسور کی شکایت تھی اسلیے ایک محرم راز کی ضرورت تھی جو اُسکی نگہداشت کرسکے۔ یہ ناسور ستر مین واقع ہوا تھا۔ اور آپ کو اتقا کا بے حد پاس تھا کبھی کوئی نامحرم نگاہ آپ کے جسم کو کھلا ہوا نہ دیکھ سکی۔ آپکو کسی طرح

Marfat.com

گوارا نہ تھا کہ کوئی نامحرم خواہ کیسی ہی مجبوری ہو تا سُور کی نگہداشت کرے۔ اِسلیے آپ نے
اِن مجبوریون سے معذور ہو کر تیسرا نکاح کیا یہ بی بی صاحبہ پنجاب کی رہنے والی ہین
آپ سے بیعت بھی تھین۔ اور اکثر حضور مین تشریف لاتی تھین آپ پیرانی صاحبہ
کے لفظ سے مشہور ہین اور مریدین کی خوش قسمتی سے عالمِ حیات مین تشریف رکھتی
ہین۔ آپ کے بطن سے کوئی اولاد پیدا نہین ہوئی۔ آپ خدا کی بڑی نیک بندی ہین
اور ہمیشہ اُسکی یاد مین مصروف رہتی ہین آپ کے مریدین کو آپ سے کمال محبت بلکہ
کمال تعشق تھا۔ تن من دھن سبھی کچھ قربان کرنے کو ہر وقت تیار رہتے تھے۔ اور آج
بھی سچی عقیدتمندی کا وہی اثر باقی ہے۔ حضرت عبداللہ شاہ آپکے خاص مرید تھے
انکی فنا فی الشیخی کا یہ حال تھا کہ ایک دن اپنا نصف کان کاٹ ڈالا اور سیخ گرم کرکے
کان ورخسار کے درمیان ایک نشان بنا دیا یہ پیر کا تشابہ تھا۔
اعلیٰ حضرت کا گوش مبارک کسی قدر شہید ہو گیا تھا۔ بچپن کا زمانہ تھا آپ راستی مین
کھڑے ہوے تھے کہ گاڑی کی تیز رفتاری سے آپ زمین پر گر پڑے اور کان پہیا
چل گیا۔ یہ کیفیت تھی آپکے مریدین کی کہ ؎ تاکس نہ گوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری۔
**سکونت کا مکان**۔ ہر چند خدا کے فضل سے روپے پیسے کی کوئی کمی نہ تھی
اور اگر آپ کو منظور ہوتا تو چاندی سونے کا محل بنکر طیار ہو جاتا لیکن آپ نے ہمیشہ
خام در و دیوار ہی کو پسند کیا اور نہایت خوشی کے ساتھ چھپّر مین قیام فرمایا۔
لوگ عرض کرتے کہ حضور! یہ مکان پختہ بنوا دیا جائے لیکن آپ کسی طرح پسند
نہ فرماتے بلکہ آپ کو گونہ نفرت پیدا ہوتی۔ آپ کو مدۃ العمر مین تین زمانے پیش آئے۔
ابتداے عمر مین آپ کو بہت زیادہ وحشت تھی انسانون سے آپ گھبراتے
تھے۔ کسی کے پاس بیٹھنے کو دل نہ چاہتا تھا۔ ہر ایک سے گریزان رہتے تھے۔ چنانچہ
حضرت شاہ اعظم علی شاہ صاحب قدس سرہٗ خلیفۂ اعلیٰ حضرت خواجہ شاہ محمد آفاق

Marfat.com

رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اسوقت تو آپ کو یہ وحشت ہے کہ بنی نوع سے دور رہتے ہین لیکن جب ہفت اقلیم کے آدمیونکا رجوع آپ کی طرف ہوگا اور خدا کی بے شمار مخلوق اپنی اپنی تمنائین اور حاجتین لے کر آستانہ بوس ہو گی اُسوقت آپ کیا کرینگے۔

ارادت کے بعد جذب و جلال کا زمانہ شروع ہوا۔ رعب کی یہ کیفیت تھی کہ بڑے بڑے گویا اور بیباک سامنے جاکر دم بخود رہ جاتے تھے اور زبان سے ایک حرف نہ نکلتا۔ بدن کانپنے لگتا۔

متشرع مولوی جن کی عمر تعلیم دینیات مین گذر گئی آتے اور اتنی بھی جرأت نہوتی کہ شیخ کے سامنے وضو کرلین۔ یہ خوف غالب رہتا کہ ایسا نہ ہو کوئی سنت یا مستحب فرو گذاشت ہو جائے۔ یہ کسی کی مجال نہ تھی کہ وضو کے بعد فوراً ہی مسجد مین چلا آئے۔ یہ حکم تھا کہ جب پاؤن خشک ہو جائین اُسوقت اندر آؤ۔ اگرچہ آپکا حکم تھا کہ ایک شب سے زیادہ کوئی ٹھہرنے نہ پائے لیکن ہر روز کے نئے مسافرون کی تعداد اسقدر زیادہ ہوتی تھی کہ دسترخوان پر دو وقتہ تیس چالیس اور کبھی اس سے بھی زیادہ مجمع ہو جاتا۔

وصال سے دس سال پیشتر آپ مین جمالیہ صفات آگئی تھین اور استغراق کی کیفیت طاری ہوگئی تھی۔ رحمدلی مروت ہمدردی بہت بڑھ گئی تھی۔ جو جس نے کہدیا سو کردیا۔ آخری دس سال کا زمانہ آپ کی مبارک عمر کا وہ قیمتی حصہ ہے جسمین دین و دنیا کے بے شمار خواستگار اپنی تمناؤن کو پہنچے۔

**مشاغل**۔ آپکا سب سے بڑا شغل جس سے آپ کو کسی وقت فرصت نہ تھی ذکر خدا تھا۔ دل سے زبان سے بلکہ ہر موے بدن سے آپ یاد خدا مین مصروف تھے۔

آپ کی ذات صرف لبطور استعارہ کے باقی رہ گئی تھی ورنہ آپ فنافی اللہی کا مرتبہ عالیہ حاصل کر چکے تھے۔

آپ کو حدیث و قرآن سے بہت شوق و ذوق تھا۔ فرماتے اگر خدا مین

Marfat.com

جنت مین لے گیا اور حورین ہمارے پاس آئین تو ہم اُنسے کہین گے کہ آؤ بیوی بیٹھ جاؤ اور ہم سے قرآن سُنو۔

حدیث شریف سُنکر آپ بہت خوش ہوتے اور آپ کا چہرۂ مبارک بشاشت سے منوّر ہو جاتا۔ اکثر آپ فرماتے۔ ہم جنت مین حورون سے کہین گے آؤ تمھین حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے نام سُنائین کہ اس سے بڑھکر کوئی مزے کی بات نہین۔

آپ نے باطنی علم و عمل کا کوئی درجہ باقی نہین رکھا اور روحانیت کا سب سے بڑا مرتبہ حاصل کیا

آپ نے کمال ریاضت و استعداد سے قطبیت کا رتبۂ اعلیٰ حاصل کیا اور وصال سے پانچ برس پیشتر آپ قطب الاقطاب ہوے اور وصال سے چار پانچ دن پیشتر آپ کو فردیت کا درجۂ عالی حاصل ہوا۔ آپ دینیات کا درس دیا کرتے تھے اور خاصکر صحاح ستہ خاص شوق و ذوق کے ساتھ آپ پڑھاتے اور اُسوقت آپ کا چہرۂ مبارک نور سے منور نظر آتا۔

**وصال۔** دنیا سراسر فانی ہے اور اسکی ہر ایک چیز فنا ہو جانیوالی ہے۔ اور ذاتِ واجب الوجود کے سوا کسی کو بقا نہین۔ یون تو اپنے بھید کچھ وہی جانتا ہے لیکن دنیا عالم اسباب ہے اور ہر ایک بات کے لیے مختلف اسباب و علل موجود ہین۔

جب آنکھون مین نور نہ رہا اور زبان کی گویائی جاتی رہی۔ اعضا مین تحرک بالارادہ نہ رہا تو اس کیفیت کو موت کے لفظ سے نامزد کرتے ہین۔ بلحاظ کل نفس ذائقۃ الموت کوئی اس قدرتی قانون سے مستثنیٰ نہین ہو سکتا حکیم اپنی حکمت سے نہین تونگر اپنی دولت سے نہین، فقیر اپنی اجابت سے نہین ہر چند اولیاء اللہ کی موت

موت نہین کہی جا سکتی اور روح تن سے جدا ہو کر اُس نور و سرور سے ہم آغوش ہوتی ہے جس کے حاصل کرنے کے لیے اُسنے مدت العمر طرح طرح کی کاوشون اور کاہشون کا مقابلہ کیا۔ لیکن ظاہر بین نگاہون مین تو وہ بہت دلدوز سمان ہو گا جب کوئی غمخوار اپنے دردمند کو عالمِ ہستی کی زنجیرون مین مسلسل چھوڑ کر ہمیشہ کے لیے جدا ہو جائے۔ خاصکر یہ صدمہ مریدون کے دل سے کوئی پوچھے جو اپنی تمام آرزوئین اور تمنائین اپنے پیر طریقت کے دامن وساطت سے وابستہ رکھتے ہین۔

اس کتاب کا یہ آخری صفحہ رنج و غم اور درد و الم کا دفتر ہے جس مین غوثِ زمان قطب زمان شمع شبستان آفاقی حضرت شاہ فضل رحمن نور اللہ مرقدہٗ کی وفات حسرت آیات کا مذکور ہے۔

یون تو آپ کی صحت ایک زمانہ سے اچھی نہ تھی اور ناسور کی دائمی شکایت نے آپ کو اور بھی زیادہ مضمحل بنا رکھا تھا لیکن یکم ربیع الاول ۱۳۱۳ھ سے مزاج کچھ زیادہ ناساز رہنے لگا۔ سینے مین درد پیدا ہوا اور اُس سے آپ کو بہت زیادہ تکلیف تھی۔ کچھ یون ہی سی حرارت بھی رہتی تھی۔ مرض کاہے کو تھا دراصل خدا سے ملنے کا ایک بہانہ تھا۔ تاریخ وفات

اسی حالت مین ربیع الاول کی بائیسوین تاریخ آپہونچی۔ آج استغراق بڑھا ہوا تھا اور در و دیوار پر حسرت چھائی تھی۔ اور بات بات سے غم ظاہر ہوتا تھا۔

عصر کے بعد سے آپ کے مزاج مین اضطراب کی جگہ سکون و طمانیت کا اثر تھا۔ رخصت کے سامان ہو رہے تھے۔ خاندان کے چھوٹے بڑے اور اکثر خادمان آستانہ حاضر تھے غروب آفتاب کے بعد سکرات کی کیفیت طاری ہوئی آپ اسوقت بھی جناب احدیت کی یاد مین تسبیح و تہلیل و تشہد کے ساتھ معروف تھے۔ کبھی کبھی زبان مبارک پر یارب سہل کل صعب،، آجاتا تھا۔

Marfat.com

یہ حالت بھی زیادہ دیر تک نہ رہی۔ اور اشتیاقِ وصال کے عالم میں روح پاک نے اعلیٰ علیین کی جانب رحلت فرمائی۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

# تاریخہائے وصال

| | | | |
|---|---|---|---|
| (۱) | (ہاشمی صفی پوری) | مات قطب الہند نور اللہ مرقدہٗ۔ | ۱۳۱۳ھ |
| (۲) | " | قدوۃ العارفین بخلد برین۔ | ۱۳۱۳ھ |
| (۳) | " | مغرب آفتاب ہند پنہان۔ | ۱۸۹۵ء |
| (۴) | " | فضل رحمن بپاک یزدان باد۔ | ۱۳۱۳ھ |
| (۵) | " | مزار فضل رحمن شاہ اسلام۔ | ۱۸۹۵ء |
| (۶) | " | مدفن شیخ ہند قطب جہان۔ | ۱۳۱۳ھ |
| (۷) | " | روضۂ مرشد عیسیٰ نفس۔ | ۱۸۹۵ء |
| (۸) | " | شد از ماتم مراد آباد ویران۔ | ۱۳۱۳ھ |
| (۹) | " | مولوی فضل رحمن آہ آہ | |
| (۱۰) | " | مات زبدۃ الفقراء صاحب الجود والکرم۔ | |
| (۱۱) | (عزیز صفی پوری) | در ہزار و سہ صد و سیزدہ رو کردہ بہ رب۔ | ۱۳۱۳ھ |
| (۱۲) | " | رضی اللہ کافیا عنہ | ۱۳۱۳ |
| (۱۳) | (شوق نیموی) | پاک دل شد جانب خلد برین۔ | ۱۳۱۳ |
| (۱۴) | (اویسی) | آفتاب کاملان ہند شد زیر زمین۔ | ۱۳۱۳ |
| (۱۵) | " | ولی اللہ رضی اللہ عنہ۔ | ۱۳۱۳ |

Marfat.com

(۱۶) (ارشد بلگرامی) بجنان گشتہ روان کعبۂ ارباب کمال۔
۱۳۱۲ھ

(۱۷) " پنہان شدہ ہاے آفتاب عرفان
۱۳۱۲ھ

(۱۸) " آہ صد حیف اٹھا سایہ فضل رحمن
۱۸۹۵ء

**اولاد امجاد**۔ پہلی بیوی صاحبہ سے جو آپ کی ہم کفو تھین دو صاحبزادے پیدا ہوئے جناب عبد الرحمن صاحب مرحوم و جناب عبد الرحیم صاحب مرحوم۔ جناب عبد الرحمن صاحب مرحوم کے دو صاحبزادے تولد ہوئے جناب حامد حسن صاحب و جناب منشی محمد تبارک حسن صاحب۔

دوسری بیوی صاحبہ سے کئی صاحبزادے اور صاحبزادیان پیدا ہوئین۔ چنانچہ ایک مجذوب صاحبزادے تولد ہوے اُنھین سید میان کہتے تھے۔ اٹھاو برس کی عمر مین اُنھون نے انتقال فرمایا۔ ایک صاحبزادی تھین جو جناب احمد شاہ صاحب مدظلہ کو منسوب ہوئین اور اسوقت اُنکے کئی صاحبزادے اور صاحبزادیان گنج مراد آباد شریف مین موجود ہین۔

لیکن اسوقت پیر و مرشد مولانا و مقتدانا حضرت احمد میان صاحب مدظلہ العالی کے سوا کوئی فرزند یا دختر موجود نہین۔ آپ ہر حالت مین اعلیٰ حضرت کے قدم بقدم ہین۔ آپ کے فضل و کمال کا پایہ بلند ہے۔ علوم باطنیہ مین آپ کو علماً و عملاً خاص دستگاہ ہے۔ آپ طبعاً فیاض عالی ہمت ذی حوصلہ مستغنی المزاج ہین۔

آپ کی مجموعی صفات کا اظہار نا ممکن ہے۔ خانقاہ کو آپ کی ذات پاک سے ایک خاص رونق حاصل ہے۔ آپ بھی ہر ایک سلسلہ مین طالبان حق کو مُرید کرتے ہین۔

آفریدگار عالم نے آپ کو تین صاحبزادیان اور دو صاحبزادے عطا کیے ہین۔

Marfat.com

بڑے صاحبزادے کا اسم شریف جناب مولوی محمد رحمت اللہ میاں صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ - دوسرے صاحبزادے کا نام نامی جناب مولوی محمد نعمت اللہ صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ -

**عُرس شریف** ماہ ربیع الاول کی بائیسوین تاریخ کو ہر سال عُرس شریف ہوتا ہے - اور اکناف عالم کے زائرین حاضر ہوتے ہین -

حضرت مولانا احمد میاں صاحب قبلہ مدظلہ العالی اپنے عقیدتمند خادمون کے ساتھ خاص لطف و مہربانی فرماتے ہین اور میزبانی کے مراسم بحسن و خوبی ادا کیے جاتی ہین مزار شریف مقبرہ کے اندر ہے - عُرس کے زمانے سے دروازہ کُھلا رہتا ہے -

**مکانکی موجودہ حالت** اب عمارت بہت وسیع ہو گئی ہے مسجد مین استرکاری دوبارہ کروائی گئی تھی اب درست حالت مین ہے - عمدہ اور نفیس سیتل پاٹی چٹائیان بھی رہتی ہین -

شمال کی جانب جس جگہ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا چھپر تھا اُسکی جگہ ایک خوشنما کمرہ مع دالان کے بن گیا ہے اور اُسکے آگے سائبان کی جگہ ایک چھپر پڑا ہوا ہے -

اسمین حضرت احمد میاں صاحب قبلہ مدظلہ العالی نشست فرماتے ہین - مسجد کے جانب غرب وجنوب و شرق نہایت خوشنما پختہ عمارت طیار ہو گئی ہے جو خانقاہ کی نام سی مشہور ہے اسمین متعدد کمرے ہین اور اُنکے آگے سائبان ہے - اکثر مسافر اسی مین فروکش ہوتے ہین مسجد کے جانب شمال نہایت وسیع پختہ حرم سرا ہے - اور اُسی سے ملی ہوئی ایک دوسری عمارت ہے جو حویلی کے نام سے موسوم ہے اسی حویلی سے ملے ہوئے کئی وسیع مکان ہین جن مین سے بعض مین آپ کے خویش و اقارب رہتے ہین اور ایک مکان "گھنٹا گھر" کہلاتا ہے جس سے شب و روز مین چوبیس بار مختلف آوازین

Marfat.com

نکلکر وقت کا صحیح اندازہ بتاتی ہین۔

## حلیہ شریف

رنگ آپ کا کھلتا ہوا گندمی تھا اور قد میانہ مائل بہ بلندی جو نہایت مُناسب و موزون نظر آتا ہے

قد جو اُس شاہ کا بھولے سے کبھی آیا یاد — پا بگِل رہ گئے گلزار مین سروِ آزاد
پانی پانی ہوئے جاتے ہین لبِ جو شمشاد — اور بالائے صنوبر ہے دو بالا اُفتاد
قد یہ وہ ہے کہ نہین جسکی زمانے مین مثال
قد یہ وہ ہے کہ جسے دیکھ کے طوبیٰ ہو نہال

سر بہت بڑا تھا جس سے سرداری کے آثار ظاہر ہوتے تھے ؎

سر ہے سر سردار سر و نمین سرور — جسپہ اللہ نے رکھا ہے شہی کا افسر
سر یہ سرِّ ازلی کا ہے خزینہ یکسر — آگے اس سر کے نگون ہوتے ہین سردارونکے سر
فرض ہے اسکا تقدس نظرِ انسان مین
سرِ مو فرق نہین فرق مین اور فرقان مین

بال آپ کے نرم تھے اور کان کی لَو تک رہا کرتے تھے ؎

سطرین قرآن کی گیسو ہین جو قرآن سر ہے — سورۂ لیل کی تفسیر کا اک دفتر ہے
یا سواد حجب کعبہ بہ مشک تر ہے — کہ اسی پیچ مین ہر اک کا دل مضطر ہے
راستی خلق کو سکھلاتے ہین یہ خم ہوکر
کیا پریشان ہین کہ مل جاتے ہین پیہم ہوکر

پیشانی فراخ تھی اور بھوین پیوستہ تھین آنکھ نہ بہت بڑی تھی نہ بہت چھوٹی مگر نہایت بھلی معلوم ہوتی تھی ؎

نون ابرو ہین تو عین آنکھ ہی ہر صوتِ صاد — کہ بیک دم زدنش آہوئے رم ہم اُفتاد
من زاعجاز کہ نمود چنین دارم یاد — کہ دلم برد بہ یک لحظہ چو صید صیاد

Marfat.com

للہ الحمد مرے دل کو کیا دل تو نے
دور ہی سے سہی دکھلائی تو منزل تو نے

کان بڑے بڑے تھے اور بایاں کان کسی قدر شہید تھا۔ بینی کسی قدر بڑی تھی رخسارے اُبھرے ہوئے تھے جن سے چہرہ بہت خوشنما اور بارعب معلوم ہوتا تھا ؎

رخ زیبا کو ترے نور کا ٹکڑا کہیے ۔۔۔ ماہ و خورشید کو عکس رخ زیبا کہیے
والضحیٰ کہیے کہ والشمس کا آیا کہیے ۔۔۔ کہیے جو کچھ بھی مگر نور خدا کا کہیے
ڈھلے کس نور کے سانچے میں یہ خساری ہیں
دیکھنے والوں کی آنکھوں کے یہ دو تارے ہیں

لب باریک تھے اور گلابی تھے۔ ریش مبارک ذقن پر زیادہ تھی نہ بہت بڑی نہ بے حد چھوٹی۔ بازو آپ کے گول پنجہ خوشنما اور انگلیوں کے ناخن گلابی چمکدار تھے

## پوشاک

آپ کی پوشاک بالکل سادی اور کم قیمت کپڑے کی ہوتی۔ سر پر آپ دوپلی ٹوپی پہنتے جس سے تمام سر ڈھک جاتا۔ اور نماز پڑھانے کے وقت چھوٹا سا عمامہ زیب سر فرماتے۔

کبھی آپ پردے دار انگرکھا پہنتے اور کبھی صرف شلوکہ پر اکتفا فرماتے۔ پائجامہ آپ ہمیشہ غرارے دار پہنتے تھے۔ آپ نے کبھی عبا قبا کا استعمال نہیں کیا

جوتہ یا تو آپ دہلی کا سادہ پہنتے یا لکھنؤ کا گھیتلہ یا زرد مخملی یا حیدرآباد کی نرم زیر پائی استعمال فرماتے۔ بہرکیف کچھ تکلف نہ تھا جو ملگیا وہ پہن لیا۔

## خوراک

جب سے اعلیٰ حضرت دہلی سے پوری تکمیل فرماکر واپس ہوئے تو آپنے پیر مرشد کی سنت کھانے پینے میں بھی ادا فرماتے۔

جو معمول حضرت شاہ صاحب قبلہ علیہ الرحمۃ کا تھا کہ صبح کو مونگ کی کھچڑی نوش فرماتے تھے آپنے بھی تا بوصال وہی سنت ادا فرمائی۔

Marfat.com

شام کو آپ مونگ کی دال یا ماش کی دال یا مونگ کی بریان ایک آدھ پھلکی کے ساتھ تناول کرتے۔ اور تھوڑا سا دودھ نوش کرتے۔

آپ کا پس خوردہ اسقدر لذیذ معلوم ہوتا تھا کہ جس نے ایک مرتبہ اُسکا ذائقہ چکھا ہے وہ تمام عمر اُسکی لذت نہین بھول سکتا۔

دوپہر کو آپ اکثر ایک آدھ بتاشا بھی کھا لیتے تھے۔

کسی وقت فرماتے ہم اسوقت بھوکے ہین۔ بہت بھوک لگی ہے۔ کوئی چیز عمدہ ہوتی تو ہم کھاتے"

عرض کیا جاتا جو حکم ہو وہی طیار کیا جائے۔ آپ سکوت فرماتے اور کچھ توقف کے بعد فرماتے کہ میری ہنڈیا تو طاق پر سے لانا جسمین بتاشے رکھے ہین۔ آپ دو ایک لے کر مُنھ مین ڈالتے اور اپنی بدھنی سے پانی نوش فرماتے۔ جب ڈکار آتی تو فرماتے الحمد للہ میرا پیٹ بھر گیا۔

باجرے کی روٹی آپ کو بہت مرغوب تھی جب کوئی پیش کرتا تو آپ بڑا انتہا خوش ہوتے۔ اور نہایت رغبت سے نوشجان کرتے۔

میوہ جات مین آپ کو آم و خربزہ سے بہت شوق تھا۔ فصل و بے فصل اکثر پسند فرماتے۔

آپ نے فرمایا کہ خربزے کی قاشین تراش کر رکھی گئین وہ بے مزہ تھین۔ مین مراقبہ کر رہا تھا ایک توجہ اُنپر بھی کی سب شیرین ہو گئین۔ جو شخص آپ کے لیے خربزہ یا آم تحفے مین لاتا آپ دیکھکر بہت خوش ہوتے۔

کبھی کبھی آم یا خربزے کی ایک آدھ قاش نوش فرما لیتے اور بہت تعریف فرماتے تھے

آپ نے زمانۂ شباب مین پان بہت نوش فرماتے لیکن جب سے دانتونکی تکلیف ہوئی پان کھانا آپنے بالکل موقوف کر دیا تھا۔

Marfat.com

آپ کو قبض کی شکایت بہت رہتی تھی۔ غالباً اسی خیال سے حقہ نوش فرماتے۔ لیکن وہ تمباکو نہایت اعلیٰ درجے کی ہوتی تھی جب حقہ بھرا جاتا تو تمام مکان معطر ہو جاتا۔ اپنا حقہ آپ کسی اور کو عنایت نہ کرتے اور نہ کسی کی اتنی جرأت ہوتی تھی کہ لے لے۔

**اخلاق** آپ کے اخلاق حمیدہ کے متعلق صرف اسی قدر کہنا کافی ہے کہ مدۃ العمر میں آپ کے دست و زبان سے کسی کا دل نہ دُکھا۔ محبت مروت ہمدردی رحمدلی فیاضی جو اخلاق کی صفتیں ہیں وہ آپ میں موجود تھیں غرضکہ آپ کا اخلاق قرآن و حدیث تھا۔

آپ کی خوش خلقی کے لیے کوئی معیار ہی مقرر نہیں کیا جا سکتا۔ جو بات آپ کی زبان مبارک سے نکلتی سُننے والوں کو وہ بیحد پسند آتی۔

**عبادت** آپکا وہ درجہ عالیہ تھا کہ آپ کا ہر ایک کام عبادت میں شامل تھا۔ قرآن و سنت کے آپ بہت بڑے پابند تھے۔ حتیٰ کہ مستحبات کو بھی ترک نہیں فرماتے تھے۔ اور باوجود اس اتباع کے کسر نفسی اور فروتنی سے فرماتے کہ جب کوئی بات سنت کے مطابق ادا ہو جاتی ہے تو عرش سے ایسا نور آتا ہے کہ میں تر بتر ہو جاتا ہوں۔

**عقیدت** آپ بزرگوں کا بہت ادب فرماتے اور اکثر اُنکی شان میں کلمات توصیف ارشاد کرتے۔ ایک دن کسی نے عرض کیا اب اگر مولانا شاہ عبدالعزیز قدس سرہٗ ہوتے تو وہ بھی آپ کا ادب کرتے۔"

آپ نے کسی قدر کشیدہ ہو کر فرمایا چپ رہو کیا کہتے ہو وہ ہمارے اُستاد ہیں۔

آپ اپنے پیر کا نام بیعت کے سوا کسی وقت نہ لیتے۔ ضرورت ہوتی تو حضرت" کہا کرتے۔ بیعت کے وقت آپ فرماتے" بیعت ہے رسول اللہ کی طریقے میں حضرت شاہ آفاق رضی اللہ عنہ کے۔"

محبت اسقدر تھی کہ ایک مرتبہ حضرت شاہ آفاق رضی اللہ عنہ کو کچھ تردد تھا آپ نے

Marfat.com

فرمایا حضرت یہ غلام حاضر ہے جس کے ہاتھ چاہیے بیچ لیجیے اور تردد رفع کیجیے صرف اتنا
فرما دیجیے کہ پنجوقتہ نماز پڑھ لینے دے اور ہر وقت شب و روز خدمت مین رکھے۔

**اتقا** تقویٰ کا لحاظ آپ کو ہر وقت ہر ایک بات مین رہتا۔ آپ نے کبھی کوئی نیا کپڑا
بغیر دُھلوائے ہوئے نہین پہنا ؎

اسقدر تھا آپ کو اپنی طہارت کا خیال
(اخگر)
بے دُھلائے آپ نے پہنا نہین کپڑا نیا

علی ہذا کھانے پینے کی چیزون مین بھی اسکا کافی لحاظ رہتا تھا۔ ایک مرتبہ شام کا
کھانا بالکل طیار ہو چکا تھا یک بیک اعلیٰ حضرت بیٹھے بیٹھے اندر تشریف لے گئے۔ اور
تین دیگچیون اور پتیلیون کا کھانا اُٹھا کر پھینکدیا اور غصے کی حالت مین چپ چاپ مسجد مین
آ کر بیٹھ گئے۔ جب حضرت احمد میا نصاحب مدظلہ العالی اندر گئے تو یہ معلوم کر کے آپ کو
سخت تعجب ہوا لیکن آپ نے پتہ لگالیا کہ جو ساگ پالک کا اعلیٰ حضرت نے منگایا تھا
اُسمین لانیوالے نے روکن ڈالدی تھی اسلیے وہ حرام ہو گیا تھا۔

شب کو مستورات پیرانی صاحبہ کے پاس آتین اور جب اُن کو زیادہ رات
ہو جاتی تو بطور تمسخر کے اعلیٰ حضرت سے کہتین کہ میان ہمین ہمارے گھر تک پہونچا آؤ۔
آپ فوراً مستعد ہو جاتے۔ آگے آگے وہ جاتین اور پچاس قدم کے فاصلے پر آپ ہوتے
اور راستے مین جو دوکاندار یا اور آدمی ملتا تو آپ فرما دیتے کہ ہم فلانے مرد کی بیوی کو پہونچانے
جاتے ہین۔ جب گھر پہونچتے تو وہ بیوی کہتین کہ میان تم تو بدنام کر دیتے ہو۔ اب
تمھارے ساتھ نہ جائینگے آپ فرماتے شریعت مین حکم یہی ہے۔

آپ کی عمر شریف ایک سو پانچ سال کی ہوئی اور تقویٰ کا یہ حال تھا کہ کبھی کسی
نامحرم عورت نے آپ کا جسم مبارک مَس نہین کیا۔
اعلیٰ حضرت اندر حرم سرا مین تشریف رکھتے تھے پیرانی صاحبہ بیٹھی ہوئی تھین

Marfat.com

اور حضرت احمد میاں صاحب مدظلہٗ بھی موجود تھے یک بیک پیرانی صاحبہ کو غش آگیا اور وہ گرنے لگیں۔ جناب صاحبزادہ صاحب نے چاہا کہ اُن کو سنبھالیں مگر آپ نے فرمایا احمد! تم نہ چھونا اور آپ نے خود اُٹھ کر جلدی سے تھام لیا۔ حضرت احمد میاں صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کو بہت رنج رہا کہ آخر اسمیں کیا مصلحت تھی مگر کچھ سمجھ مین نہ آیا۔ حُسن اتفاق سے اُنھیں فقہ کی ایک مستند کتاب مین یہ مسئلہ نکلا کہ جوان لڑکا اگر اپنے والد کی بیوی کو اُسکی حیات مین بہ نظرِ شہوت مس کرے تو وہ اُسپر حرام ہوجاتی ہے۔ حضرت نے جاکر بے ساختہ اعلیٰ حضرت کے ہاتھ چوم لیے اور کہا کہ بابا! سارا تقویٰ آپ ہی پر ختم ہوگیا۔

جس بات مین ذرا سا بھی احتمال اور شک ہوتا آپ اُس بات کو ہرگز اختیار نہ فرماتے کھانا پینا پہننا اور تمام معاملات مین آپ کو خدا و رسول کی خوشنودی اور طاعت کا بہت بڑا پاس رہتا۔ چنانچہ کوئی بات آپ کی ایسی نہ ہوتی تھی جس سے آپکا فنافی الرسول کا مرتبۂ عالیہ نہ ثابت ہو۔

اتباع سنت اور طہارت و تقویٰ کی ایسی نظیر اِس زمانہ مین ملنی بہت مشکل ہے۔

**استغنا** اسباب دنیا کی طرف سے آپ بہت ہی مستغنی تھے۔ مال و زر کی آپکو ذرا پروانہ تھی۔ روپیہ کی وقعت تو آپ کی نظر مین سنگریزے کے برابر بھی نہ تھی جے پور کے ایک حکیم صاحب نے آپ کی خدمت مین ایک قیمتی معجون پیش کی اور عرض کیا اب حضور کا پیری کا عالم ہے۔ اگر اس معجون کا استعمال کیا جائے تو ضعیف قویٰ مین توانائی آجائے گی اور اعضاے مبارک کو بہت تقویت پہونچے گی۔

آپ نے ذرا سی معجون لے کر زبان پر رکھی اور تعریف کرکے فرمایا بہت لذیذ ہے اتفاقاً سُلطانی مہتر اُدھر سے نکلا آپ نے بلاکر فرمایا۔ سُلطانی تو بہت کمزور ہوگیا ہے لے اس دوا کو لے جا اسکے کھانے سے طاقت آجائے گی۔ حکیم صاحب ہمارے بڑے دوست ہین جنھون نے یہ دوا طیار کی ہے۔ چنانچہ کُل دوا اُٹھا کر اُسکے حوالے کردی۔

Marfat.com

ایک مرتبہ دربھنگہ کے راجہ صاحب شب کو حاضر ہوئے اور تین سو اشرفیوں کی تھیلی پیش کی آپ نے پوچھا اسمین کیا ہے۔ راجہ نے کہا کہ اشرفیاں ہین آپ نے اُسیوقت اُن بقالون کو طلب کیا جن سے لین دین تھا اور اُنہین سے ایک بقال کو وہ تھیلی بغیر گنے گناے دے دی۔

جب وہ آپ کے سامنے کھول کر شمار کرنے لگا تو آپ نے فرمایا کہ ارے گھر سے گِن کرتا جانا۔ وہ چلا گیا اور تھوڑی دیر کے بعد واپس آیا تو آپ نے پوچھا کہ اب تو تمھارا قرضہ ادا ہو گیا؟ اُس نے کہا کہ میان پچاس روپے باقی رہے ہین فرمایا جب اللہ دے گا وہ بھی دے دینگے۔ یہ بے پروائی اور استغنا دیکھکر دربھنگہ کے راجہ صاحب حیران رہ گئے۔

بمبئی کے ایک صاحب ثروت تاجر خدمت مین حاضر ہوئے اور آپ کی خدمت مین ایک قیمتی چادر پیش کی آپ نے بہت پسند فرمائی۔ اور تعریف کی۔ اِسی اثنار مین مہترانی اُدھر سے نکلی آپ نے بُلاکر وہ چادر اُسے مرحمت فرمائی۔ سوداگر آپ کی بے نیازی اور بے پروائی کا یہ عالم دیکھکر بہت متحیر ہوا۔

جب کرسٹ وائٹ صاحب لفٹنٹ گورنر اعلیٰ حضرت کی ملاقات کو آئے تو آپ ایک ٹوٹی ہوئی چارپائی پر مُنھ بند کیے لیٹے تھے۔ جس وقت لفٹنٹ گورنر بہادر کی آمد شروع ہوئی تو صاحب ڈپٹی کمشنر نے حضرت قبلہ سے کہا کہ لفٹنٹ گورنر بہادر اعلیٰ حضرت سے ملاقات چاہتے ہین۔ آپنے فرمایا کچھ مضائقہ نہین آنے دو۔ اسی اثنار مین وہ اپنے سٹاف کے ساتھ دروازے مین اتر پڑے اور پہلے حضرت قبلہ سے جو مقبرے کے پاس کھڑے ہوے تھے مصافحہ کیا۔ اور پوچھا آپ ہی کا نام احمد میان ہے۔ حضرت نے فرمایا ہان،، پھر حضرت قبلہ کے ساتھ ساتھ لفٹنٹ گورنر بہادر اعلیٰ حضرت کی خدمت مین باریاب ہوئے آپنے مُنھ کھولا اور لیٹے لیٹے مصافحہ کیا پھر بیٹھنے کا اشارہ کیا

Marfat.com

گورنر صاحب بہادر بیٹھ گئے۔ اثناء گفتگو مین یہ بھی پوچھا کہ آپ کی عمر کیا ہے۔ آپ نے فرمایا میری عمر نوّے برس کی ہوگی۔ گورنر صاحب بہادر نے پوچھا کہ آپ خط پڑھ سکتے ہین آپ نے فرمایا کہ ہان چاندنی رات مین بغیر عینک وغیرہ کے پڑھ سکتا ہون گورنر صاحب بہادر اور نیز اُنکے ڈاکٹر صاحب نے بہت حیرت ظاہر کی۔

اِسکے بعد حضرت احمد میان صاحب مدظلہ العالی نے ایک قاب مٹھائی کی اعلیٰ حضرت کی خدمت مین پیش کی آپ نے ایک برفی اُٹھا کر اور اُسپر کچھ دم کر کے گورنر صاحب بہادر کو دی اور فرمایا کہ کھالو۔ گورنر صاحب بہادر کو کچھ تامل ہوا اور بخوف اشتباہ اپنے ڈاکٹر کی طرف دیکھنے لگے۔ آپ نے پھر فرمایا۔ کھا بھی لو۔ چنانچہ لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر نے اسمین سے کچھ نوش کر کے اپنے تمام سٹاف کو کھلایا۔

رخصت کے وقت آپ سے کہا آپ کا جانشین کون ہوگا۔ آپ نے فرمایا یہ جو تمھارے پاس بیٹھے ہین۔ چنانچہ پرائوٹ سکرٹری نے اُسی وقت احمد میان صاحب قبلہ کا نامِ نامی اپنی نوٹ بک مین تحریر کرلیا۔ پھر لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر نے آپ سے کہا کہ میرے لائق کوئی خدمت ہو تو فرمائیے مین اُسے بسر و چشم انجام دونگا۔ آپ نے اُسوقت نہایت استغنا اور بے نیازی کے لہجے سے فرمایا کہ مجھے میرا اللہ کافی ہے اسکے بعد لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر رخصت ہوئے اور شام تک صدہا انگریز خدمت عالی درجت مین حاضر ہو کر قدمبوسی کا شرف حاصل کرتے رہے۔

## شجاعت

شجاعت آپ کی قدرتی تھی اور فن سپہگری نے اور بھی چمکا دیا تھا۔ گھوڑے پر خوب سوار ہوتے تھے۔ شمشیر زنی مین کمال تھا تیر اندازی مین بے نظیر مشق تھی۔

چودھری حشمت علی سندیلوی آپ کے مرید تھے۔ ایک دن چودھری صاحب کا دربار آراستہ تھا۔ مختلف علم و ہنر کے ماہر حاضر تھے۔ اور خوش قسمتی سے آپ بھی

Marfat.com

اُسوقت رونق افروز محفل تھے ایک تیر انداز حاضر ہوا جسے اپنے فن مین کمال کا دعویٰ تھا۔ چنانچہ لوہے کا مضبوط توا کچھ فاصلے پر رکھدیا گیا اور ماہر تیر انداز نے کمان مین تیر جوڑ کر جو لگایا تو توے کے پار ہو گیا۔ اور پھر وہ برابر تیر سے تیر لگاتا رہا۔

حاضرین سکتے کے عالم مین تھے۔ جب وہ اپنا فن دکھا چکا تھا تو چودھری صاحب نے اپنے احباب کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ کوئی ہے جو ایسے باکمال کا مقابلہ کرے ؟ یقیناً اسکی نظیر ناممکن ہے۔ آپ نے مسکرا کر فرمایا خدا کے بندے ایک سے ایک بڑھکر موجود ہین۔ اور حکم دیا کہ دو توے بالمقابل رکھے جائین پھر دست مبارک مین کمان لے کر تیر لگایا جو دونون تووُن سے پار ہو گیا۔

پھر آپ بہت دیر تک تیر سے تیر لگاتے رہے۔ تیر انداز نے بڑھکر ادب سے ہاتھ چوم لیے اور کہا کیا کوئی آپ کے سامنے تیر اندازی کرے گا اسکے سوا اور بھی بہت سے واقعات ہین جن سے فنِ سپہگری کی واقفیت اور آپ کی بے نظیر شجاعت ظاہر ہوتی ہے۔ لیکن سب سے زیادہ قابلِ وقعت آپ کی وہ شجاعت تھی جس سے اقلیم نفس کی فتح حاصل ہوئی۔

**سخاوت** ایک ابر تھا جس سے مینھ کی جگہ سیم و زر برستا تھا۔ جس خوش نصیب کو ایک مرتبہ آپ کی زیارت کا فخر حاصل ہو گیا اُسے آپ کی نظر کیمیا اثر نے مالا مال کر دیا۔ آپ کی سخاوت کا معیار یہ تھا کہ جو بات آپ کے امکان مین ہوتی اُس سے آپ کبھی دریغ نہ فرماتے۔ اگر کسی نے باطنی دولت کا سوال کیا تو آپ نے کبھی عذر نہ کیا اور اسقدر عطا فرمایا کہ لو کان علی جبل لرأیتہ خاشعاً متصدعاً +

دنیا کے طالب بھی آپ کے درِ دولت سے محروم نہ جاتے اور اپنی آرزو سے زیادہ پاتے۔ فیض و کرم کا ایک سرچشمہ تھا جس سے تشنگان دین و دنیا سیراب ہوتے تھے

Marfat.com

جسقدر لوگون نے آپ کی سخاوت سے فائدہ اٹھایا اُسکا علم عالم الغیب کے سوا کسی کو نہین اور جو مشہور روایتین بچے بچے کی زبان پر ہین اگر اُن کا مجموعہ لکھا جائے تو ناممکن ہے ولو کان البحر مدادا۔

اسجگہ چند واقعات ناظرین کی تسکین طبع کے لیے لکھے جاتے ہین۔ گویا وحدت کا ایک تروتازہ پھول کھلا ہوا تھا اور اُسکے نظارے کو ہفت اقلیم کے تماشائی چلے آرہے تھے۔ اُسکا رنگ خوشنما دیکھکر آنکھون کا نور اور دل کا سرور حاصل کرتے اور اُسکی بوے جانفزا مین وہ تاثیر تھی کہ آن کی آن مین سرمست و بیخود ہوجاتے۔

ایک مرتبہ کوئی عرب صاحب تشریف لائے۔ اور مقبرے مین جہان اُنکا مزار ہے فروکش ہوے۔ رات کے دس بجے تھے کہ اعلیٰ حضرت کی خدمت مین حاضر ہوکر کہنے لگے کہ

"یا شیخ الھند! ہمارا اسباب کانپور مین چوری ہوگیا ہت مجبور ہین اسوقت آپ ہمکو دو سو روپے دیجیے"۔ اعلیٰ حضرت نے فرمایا بھائی اسوقت تو ہمارے پاس کچھ نہین عرب صاحب نے کہا "ہم کچھ نہین جانتا جسطرح ممکن ہو دو"۔

چونکہ آپ اہل عرب کی بہت عزت کرتے اور محبت سے پیش آتے تھے اُسیوقت اپنے میر منشی کو بلایا اور فرمایا کہ بھائی جہان سے ممکن ہو دو سو روپے لاکر عرب صاحب کی خدمت کرو"۔ میر منشی نے کہا اے حضور رات کے دس بج چکے ہین۔ دکانین بند ہوچکی ہین کہان سے لاؤن؟ فرمایا "جاؤ کسی بقال کے پاس سے قرض لے آؤ اللہ جب دے گا دیدینگے"۔

میر منشی ایک بقال کے پاس گئے اور کہا "بابا نے دو سو روپے مانگے ہین جلد دو"۔ بقال کے پاس ڈیڑھ سو روپے تھے اُسنے دیدیے میر منشی نے لاکر حضور مین پیش کیے اعلیٰ حضرت نے عرب صاحب کو عطا فرمائے۔ عرب صاحب نے کہا یا شیخ الھند!

ہم دوسو سے کم نہ لے گا۔" فرمایا بھائی اسوقت اور زیادہ ممکن نہین۔ لیکن جناب عرب صاحب قبلہ نے ایک نہ مانی۔ اور اپنی ضد پر قائم رہے آخر آپ نے مجبور ہو کر پھر میر منشی کو حکم دیا کہ جاؤ اور پچاس روپے لاؤ میر منشی نے دوسرے بقال کے پاس سے پچاس روپے لاکر عرب صاحب کو دیے اور رخصت ہو گئے۔

چند قدم چل کر پھر واپس آئے اور کہنے لگے یاشیخ الہند جو مال ہمارا چوری گیا اسمین ہماری ایک چادر اور ایک دری ایک لوٹا ایک کٹورہ بھی تھا۔" آپ نے یہ سُنکر اپنی چادر جو اوڑھے ہوئے تھے اور اپنی دری اپنا لوٹا اور کٹورہ عنایت کیا اور فرمایا آپ جلدی چلے جائین کسی کو خبر نہ ہو۔

رات کے بارہ بج چکے تھے عرب صاحب مسجد سے باہر جاکر پھر واپس آگئے اور کہنے لگے" یاشیخ الہند ہمکو آٹھ خط لکھدو۔ اعلیٰ حضرت نے میر منشی کو حکم دیا لکھدو" مگر عرب صاحب نے کہا" نہین اپنے ہاتھ سے لکھدو" اندھیری رات تھی اور ہوا تیزی کے ساتھ چل رہی تھی۔ مشکل تھا کہ دیا روشن رہتا اگرچہ میر منشی نے کچھ تامل کیا کہ عرب صاحب بے فائدہ تکلیف دے رہے ہین لیکن اعلیٰ حضرت نے فرمایا چپ رہو تم کیا جانو۔ مسجد کے اندر تشریف لائے اور عرب صاحب کی فرمایش پوری کردی۔ اسی کاوش و کاہش مین دو بج گئے آپ نے کمال محبت و ادب سے فرمایا۔ آؤ عرب صاحب ہم تمکو خود پہونچا آئین"، چنانچہ تھوڑی دور تک آپ ساتھ تشریف لے گئے اور مصافحہ کرکے رخصت کیا۔" عرب صاحب چند قدم چل کر پھر واپس آئے اور کہا یاشیخ الہند ہمکو ٹٹو بھی منگوا دو" آپ دروازے پر کھڑے تھے میر منشی سے کہا ٹٹو بھی لادو آخر جب ٹٹو بھی آگیا تو آپ نے فرمایا لو اِس پر بیٹھو اور چپ چاپ چلے جاؤ۔ لوگون کے اُٹھنے کا وقت آگیا ہے۔ سب کو معلوم ہو جائے گا۔ وہ ٹٹو پر بیٹھکر چند قدم گئے تھے کہ پھر واپس آئے اور کہا کہ اسکا کرایہ بھی آپ دیجیے۔

Marfat.com

چنانچہ آپ نے ٹٹو والے سے کہدیا کہ فلان بقال سے لے لینا۔

معمول تھا کہ صبح کو آپ خادمون سے استفسار فرماتے کہ کسی نے کوئی خواب تو نہین دیکھا؟ ایک دن کسی خادم نے عرض کیا کہ مین نے یہ خواب دیکھا کہ ایک کالا ناگ میری چارپائی کے اوپر چھت مین لپٹا ہوا لٹک رہا ہے۔ مین خوف کھاکر اس زور سے اُچھلا کہ چارپائی کی پٹی ٹوٹ گیئی۔ آپ نے سُنکر فرمایا پھر ہم کو کیا مطلب؟ خادم نے لجاجت سے عرض کیا کہ حضور! میری تو چارپائی ٹوٹ گئی۔ رحم آگیا اور اُسیوقت اپنی چارپائی مرحمت فرمائی۔

اہل وطن کی آپ بہت امداد فرماتے تھے۔ محمد خان کہتے ہین مین اکثر حاضر رہتا تھا ایک دن کوئی صاحب مرید ہوئے پچیس روپے اور ایک بڑی سی مٹکی خستہ کھجورون کی پیش کی۔ آپ نے چھ روپے مجھے عطا کیے۔ پھر ایک کھجور کا ذائقہ دیکھا۔ تعریف کرکے فرمایا کہ طاق مین تھوڑی سی رکھدو باقی تم لیجاؤ بچون کو دینا تم کھانا۔ مگر تم تو چادر بھی نہین لائے (اور یہ کہکر اپنی چادر مرحمت فرمائی) تو اسے اُوڑھ لو اور چپکے سے چلے جاؤ کسی کو خبر نہو۔

ایک خادم رات کو خدمت مین حاضر تھا افسردہ دیکھکر فرمایا کیسے ہو؟" خادم نے عرض کیا حضور! لڑکی کی شادی ہے اور میرے پاس کچھ نہین۔ آپ ہزارون دعائین دینے لگے اور فرمایا ہمارے پاس اسوقت کچھ نہین جو تمکو دین (تھوڑی دیر مین کچھ یاد آیا) سرہانے سے روپیون کی ایک تھیلی نکال کر مرحمت فرمائی۔ گنے تو پورے بانسو تھے۔ مراد آباد کے جسقدر مسلمان گھر تھے اُنکی خبرگیری ہمیشہ آپ فرماتے کوئی نہ تھا جسے آپ دو چار دس پانچ بلکہ سو پچاس روپے روز عطا نہ فرماتے۔

لوگون کے گھرون مین دو دو بھینسین بندھی تھین اورجین سے دودھ دہی نوش کرتے۔

Marfat.com

مراد آباد کے ہر ایک مسلمان کو آپ نے اسقدر روپیہ دیا کہ اگر وہ اُسکی قدر کرتا اور سنبھال کر رکھتا تو تمام عمر اُسے تہیدستی کی شکایت ہوتی۔

ہر ایک کو اسقدر کپڑے دیے کہ برسون کو کافی ہو سکتے ہین۔ اس قدر برتن دیے کہ اُن سے دو دو جہیز مرتب ہو سکتے ہین۔

اسقدر دریان اور قالین دیے کہ اگر احتیاط سے رکھے جاتے تو تمام عمر کو کافی ہوتے سیم و زر کا ایک ابر تھا جو آپ کے دست کرم سے برستا تھا۔ جو کچھ آپ کے پاس آیا آپ نے کچھ نہ رکھا۔ اکثر فرماتے کہ جو شام کو کھانا کھا کر صبح کے لیے اُٹھا رکھے وہ بڑا بدقسمت ہے۔

ذوق سخاوت اسقدر تھا کہ جب کسی کی گفتگو یا کسی کی صورت سے سوال پیدا ہوا آپ نے پورا کر دیا۔ اسمین شک نہین کہ آپ کی سخاوت مصداق تھی اس آیت کی کہ فِیْ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُوْمِ جن لوگون نے آپ کی ظاہری سخاوت سے فائدہ اُٹھایا وہ ابر اور بحر کو آپ کے دست فیض کے مقابلہ مین ہیچ سمجھتے ہین وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ۔

کوئی صاحب اعلیٰ حضرت کی خدمت شرف قدمبوسی حاصل کرنے کے لیے حاضر ہوئے اور ایک قیمتی سونے کی گھڑی پیش کی آپ نے لیکر مٹی کے گھڑے مین جو ردی کاغذ وغیرہ رکھنے کے لیے موجود رہتا تھا ڈالدی۔

تھوڑی دیر کے بعد منشی نیاز احمد صاحب حاضر ہوئے۔ آپ نے فرمایا دیکھنا گھڑے مین ایک ڈبیا پڑی ہے۔ منشی صاحب نے دیکھا تو گھڑی تھی۔ عرض کیا حضور! یہ گھڑی ہے۔ آپ نے فرمایا گھڑی کسے کہتے ہین؟ جواب مین عرض کیا کہ اُس سے وقت معلوم ہوتا ہے آپ نے فرمایا کہ ہم کو تو یون ہی وقت معلوم ہو جاتا ہے کہ اب صبح ہوئی اب دوپہر ہوئی اب شام ہوئی۔ ہم سمجھے تھے کہ کوئی ڈبیا ہے

Marfat.com

ہمارے بتاشے رکھنے کے کام آئے گی۔ منشی صاحب نے کہا جی نہین یہ تو گھڑی ہے۔ آپ نے فرمایا اچھا پھر تمھارے کسی کام مین آسکتی ہے؟ عرض کیا کہ جی ہان فرمایا اچھا تم لے لو۔

**کشف و کرامت**۔ آپ کی کرامتین بے انتہا ہین اور اُن سب کو مجموعی صورت مین پیش کرنا ایک انسان کی طاقت سے باہر ہے۔ مگر تبرکاً اسجگہ بقدر گنجائش درج کی جاتی ہین۔

میان جمن صاحب کو رعشہ کا عارضہ تھا۔ کھڑے ہین بیٹھے ہین اور تمام جسم کانپ رہا ہے۔ حکیمون اور ڈاکٹرون کا بہت علاج کیا مگر بے سود۔ جب ہر طرف مایوسی ہوئی تو خدا کی طرف رجوع کیا۔ شہرۂ عام نے حضرت مولانا علیہ الرحمۃ کے دربار تک پہونچا دیا۔ رعب و جلال دیکھکر حیران رہ گئے۔ اُسی وقت بیعت کی اعلیٰحضرت نے دو گولیان مرحمت کین جنکے کھاتے ہی مرض دور ہو گیا۔ اور آج تک بفضلہ موجود ہین۔

منشی قدرت اللہ صاحب اڈیٹر اخبار نظارۂ عالم حیدرآباد دکن ارادۂ بیعت سے تشریف لائے عنفوان شباب کا عالم تھا۔ مذہبی تعلیم بھی کچھ ایسی زیادہ نہ تھی۔ دل مین خیال کیا کہ الہ آباد کی مسافت اگرچہ زیادہ ہے لیکن ریل گاڑی کی تیز رفتار سواری نے سفر مین سفر کی حیثیت باقی نہین رکھی۔ چنانچہ نماز قصر نہ کی۔ جب اعلیٰحضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے آپ نے اثنائے کلام مین فرمایا بندہ کی ناشکری ہے اگر خدا کی نعمت قبول نہ کرے۔ بعض لوگ نماز قصر نہین کرتے اور اپنی رائے کو دخل دیتے ہین (پھر انکی طرف مخاطب ہو کر ارشاد کیا) میان! تم نے بھی سُنا اب نماز قصر کرتے جانا۔

بلند شہر کے مضافات مین ایک صاحب ثروت نوجوان نے خط لکھا

Marfat.com

کہ میں قدرتی نامرد ہوں۔ والدین نے زبردستی شادی کردی۔ بمشکل تھوڑی مدت بسر کی اب تو زندگی وبال جان ہے۔

سنکھیا صندوقچی میں رکھی ہے اور میں جواب کا منتظر ہوں اگر جواب ملا تو یقیناً اسی ہفتے میں کھالونگا ہرچند خودکشی شرعاً عقلاً عرفاً ہر طرح جرم ہے مگر میری مجبوریوں کی انتہا ہوچکی ہے۔ میری کوشش سے تو کامیابی ناممکن ہے ہاں حضور کے نزدیک کوئی بڑی بات نہیں۔ اگر حضور نے کچھ توجہ نہ فرمائی اور میں نے خودکشی کرلی تو داور محشر کے سامنے یہی کہونگا کہ مجھے مولانا فضل رحمٰن نے سنکھیا دی ہے،، رات کو گیارہ بج چکے تھے جب میر منشی نے آپ کو یہ خط سُنایا۔ آپ نے خط کو چاک کردیا اور اُسی وقت جواب لکھوادیا کہ بھائی ہم تمھارے لیے دعا کرتے ہیں۔

کئی دن کے بعد دوسرا خط آیا کہ فلاں تاریخ کو رات کے گیارہ بجے سے مجھ صحت کا اثر محسوس ہوا اور بفضلہ بالکل خیریت سے ہوں،، چند دن کے بعد ان صاحب نے آکر بیعت کی۔

ضلع الٰہ آباد سے کئی شخص مُرید ہونے کی غرض سے آئے۔ ایک صاحب نے دل میں کہا کہ یہ عجب مصیبت ہے کہ خشک دال روٹی کھانا پڑتی ہے۔

جلالی زمانہ تھا جس وقت دسترخوان بچھا اور سب لوگ کھانا کھانے بیٹھے تو اعلیٰ حضرت نے فرمایا کہ بعض لوگ ہمارے ہاں آکر لذیذ کھانے چاہتے ہیں فقیروں کے ہاں تو یہی خشک دال روٹی ہے (پھر ان صاحب کی طرف مخاطب ہوکر کہا) تم نے بھی سُنا؟

ایک مرتبہ دشمنوں کا مزاج کچھ بہت ناساز تھا بظاہر امید زیست منقطع ہوچکی تھی۔ آپ اُن دنوں پانسو روپے کے مقروض تھے حضرت نے فرمایا بیٹا! میں پانسو روپے کا قرضدار ہوں اسے فوراً ادا کردو۔ آپ نے اُسی وقت ملاوین سے مہاجن کو رقعہ

Marfat.com

لکھ کر روپیہ منگوایا اور ادا کر دیا۔ آپ بہت خوش ہوئے۔ فرمایا بیٹا! ان پانسو کے عوض مین تم کو پچھتر ہزار ملینگے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا جب حضرت بھوپال تشریف لے گئے تو ہزار دن روپے نذر مین پیش کیے گئے۔

مراد آباد کے پٹھانون مین فوجداری ہوئی اور سب انسپکٹر نے چالان کیا۔ اتفاقاً آپ بھی ادھر سے گذرے۔ اُن لوگون پر نظر پڑ گئی۔ فرمایا آپس مین لڑتے ہو اس سے فائدہ؟ کہنے لگے حضور! دنیادار ہین کیا کرین۔ فرمایا اچھا جاؤ تم دونون جاکر اپنے اپنے گھر لوٹ آؤ گے۔ ہر چند دونون مین سخت عداوت تھی لیکن حاکم کے روبرو راضی نامہ کر لیا۔

ملا دین کی ایک مسجد مین آپ تشریف رکھتے تھے پاکر کی ٹہنی کو مسواک بنا کر زمین مین لگا دیا اور دعا کی کہ یا اللہ اسے سرسبز کر دے۔ چنانچہ آج تک اُسی جگہ پاکر کا گھنیرا درخت موجود ہے۔

ایک یورپین افسر اعلی حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا آپ نے مُسکرا کر فرمایا تم بائیس سو روپے تنخواہ پاتے ہو اگر ایک ہزار کا اضافہ ہو جائے تو ہم کو کچھ دو گے؟ کہنے لگا ول مولانا ایسا ممکن نہین اب چھہ ماہ کے بعد ہماری پنشن ہو جائے گی۔ فرمایا اچھا اگر ہو جائے تو خوش ہو گے۔ بولا ممکن ہی نہین جواب مین ارشاد ہوا جاؤ ایک ہزار کا اضافہ ہوا۔ وہ ہنستا ہوا چلا گیا۔

چند دن پیچھے وہ ایک ہزار کی ترقی کے ساتھ کسی دوسرے محکمہ کا افسر ہو گیا۔

مقام جاجامؤ مین ایک مرتبہ آپ کا گذر ہوا۔ کسی برہمن کا لڑکا پختہ کنوئین کی من پر کپڑا دھو رہا تھا اور ناپاک چھینٹین اُڑ اُڑ کر کنوئین کے اندر جا رہی تھین۔ آپ نے منع فرمایا۔ مگر اُس نے نہ مانا اور گستاخانہ جواب دیا آپ نے عصائے مبارک کو دہن رکھکر آنکھین بند کر لین۔ ابھی وہ لڑکا نہا رہا تھا کہ یکایک کنوئین کا پانی جوش زن ہوا

Marfat.com

اور اُبل کر مُنھ تک آگیا ذرا سی دیر مین زمین پر کئی بالشت بلند ہوکر بہنے لگا۔ گانون کے لوگ قدمون پر گر پڑے۔ آپ کو رحم آگیا۔ فرمایا مین نے صرف یہ دعا کی تھی کہ اللہ اِس کنوئین کی نجاست دور کرے۔

حضرت کے ہاتھ مین اخبار تھا آپ نے پوچھا بیٹا! یہ کیا چیز ہے؟ عرض کیا کہ اخبار، آپ نے کہا کہ اخبار مین کیا ہوتا ہے کہا کہ مُلک مُلک کی خبرین ہوتی ہین۔ فرمایا اچھا بتاؤ تو روم و روس کے جنگ کے متعلق کیا خبر ہے؟ پڑھکر سُنایا گیا کہ ایک مقام پر سلطان روم کو بڑی شکست ہوئی اور ممکن نہین کہ سلطان روم اس مقام پر فتح پاسکین۔ آپ نے فرمایا کہ ہم سے ایک معتبر شخص کہہ گیا ہے کہ روم کو فتح ہوئی چاہے کوئی مانے نہ مانے۔

آئندہ اخبار مین اڈیٹر نے لکھا کہ ناظرین معاف فرمائین کہ مین روم کی جگہ روس لکھ گیا ہون۔

آپ نے وصال سے بارہ برس قبل آپ کے ایک خادم کا پانون اُسجگہ پڑگیا جہان آپ کا مزار شریف ہے۔ آپ نے فرمایا کہ بے ادب! جہان میری قبر ہوگی وہان تو پانون رکھتا ہے۔

زمانۂ غدر مین شاہ غلام رسول صاحب نے فرمایا کہ اب انگریزون کا یہان سے قدم اُٹھا۔ آپ نے کہا آپ ذرا غور کرین نہین بلکہ جم گیا یہ کہکر وہان سے چلے آئے جب شاہ صاحب نے غور کیا تو حضرت کی صحت کشف معلوم ہوئی۔ آدمی بھیجکر بُلوایا اور کہا کہ بے شک تمھارا مکاشفہ صحیح ہے۔

ہندوؤن کا میلہ تھا اعلیٰحضرت خود مسجد کے پاس چبوترے پر تشریف رکھتے تھے کہ ایک فقیر جسکی وضع ہندوؤن سے ملتی جُلتی تھی ہاتھ مین چمٹا لیے آیا۔ آپ نے اُس سے پوچھا تم کہان آئے ہو؟ اُس نے جواب دیا کہ خدا کو دیکھنے آیا ہون۔

آپ نے فرمایا کہ خدا یہان کہان ہے۔ اُس نے کہا جس نے فضل رحمن کو دیکھا خدا کو دیکھا۔ آپ اُٹھے اور اُسکی پیٹھ پر ہاتھ مارا۔ اور اُسے مٹھائی دلواکر رخصت کیا۔ وہ مخلوق خدا کے انتظام مین تھا۔ یہ بات خدا ہی کو معلوم ہے کہ وہ کس پایہ کا انسان تھا۔

مرزا صاحبان بھوپال پر حکام برافروختہ تھے اُنکی ایذا رسانی سے بچنے کی امید نہ تھی۔ مرزا صاحبان نے خاص آدمی مع عرضی کے بھیجا جس کا خلاصہ یہ تھا کہ آپکے بنائے ہوئے مرزا بگڑا چاہتے ہین کشتی منجدھار مین غرق ہو رہی ہے آپ خدا کے لیے ناخدا بنکر پار لگائیے"! آپ نے عرضی پڑھکر فرمایا کہ بھائی ہم کیا کرین۔ مرزا صاحبان نے ایک خط علیحدہ حضرت احمد میان صاحب قبلہ کے حضور مین بھی روانہ کیا تھا جس مین سفارش کی استدعا کی گئی تھی۔

آپ متحیر تھے کہ کیا جائے کیونکہ اعلیٰ حضرت پہلے ہی یون فرما چکے ہین۔ مگر چونکہ آپ بہت بڑے اداشناس اور مزاجدان تھے ایک نئی تدبیر کی اور وہ یہ کہ ہاتھ مین ایک پُرزہ لیکر اُدھر سے نکلے۔ اعلیٰ حضرت نے پوچھا یہ تمھارے ہاتھ مین کیا ہے؟ آپ نے عرض کیا کہ بابا کچھ نہین آپنے فرمایا کہ ہاتھ مین کچھ ہے اور جھوٹ بولتے ہو۔ چونکہ حضرت قبلہ کو مزاج مین بہت دخل تھا۔ اور راز و نیاز کی باتین ہوتی تھین فرمایا۔ ہم کیا کہین آپ کو اپنے مریدون کی کچھ خبر نہین ہوتی اب دیکھیے مرزا صاحب سے حاکم برخلاف ہو گیا ہے وہ کہتا ہے دیکھین مرزا کا پیر کیسا زبردست ہے کہ اُن کو ہمارے چنگل سے چھڑا لے گا۔ یہ سنکر اعلیٰ حضرت کو جوش آگیا۔ فرمایا بیٹا مرزا کو لکھدو کہ تمھارا کچھ نہ ہوگا۔ چنانچہ یہی ہوا کہ مرزا صاحبانکو فتح و نصرت حاصل ہوئی اور دشمن پست ہو لیے۔

ایک مرتبہ اعلیٰ حضرت سے کوئی صاحب ترمذی شریف پڑھ رہے تھے

Marfat.com

اور حضرت احمد میانصاحب قبلہ مدظلہ، سامع تھے نماز کا ذکر آیا اعلی حضرت نے سلسلۂ کلام مین فرمایا جس شخص نے ایک مرتبہ قطب الاقطاب کے پیچھے ایک نماز پڑھلی اُسکو اللہ بخشدے گا۔ حضرت نے عرض کیا کہ بابا! جسنے قطب الاقطاب کے پیچھے بارہ برس نماز پڑھی ہو اُسکا کیا حشر ہوگا؟ آپ نے فرمایا بیٹا! ایسا دنیا مین کون ہے+ حضرت نے عرض کیا کہ بابا! وہ یہین موجود ہے+ اعلی حضرت نے فرمایا وہ کون ہے؟ حضرت نے عرض کیا کہ یہ جو چارپائی پر بیٹھے ہین یہی قطب الاقطاب ہین۔ آپ مسکرائے اور فرمایا خیر پڑھو پڑھو آگے چلو۔

حضرت احمد میانصاحب قبلہ مدظلہ العالی پڑھنے جایا کرتے تو آپ فرماتے کہ اچھا پڑھتے جاؤ لیکن تم یون ہی پڑھ جاؤ گے چنانچہ ایسا ہی ہوا اور حضرت قبلہ نے کل صحاح ستہ اور قرآن شریف تفسیر کو اعلی حضرت سے بارہا سُنا آج معلومات اسقدر وسیع ہین کہ ایک دریاے بے پایان نظر آتا ہے۔

تمت

# شجرۂ طیبہ

## سلسلۂ قادریہ

(۱) حضرت مولانا و مقتدانا شاہ فضل رحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(۲) اعلیٰ حضرت شاہ محمد آفاق رضی اللہ عنہ
(۳) حضرت خواجہ ضیاء اللہ رضی اللہ عنہ
(۴) حضرت قبلۂ عالم محمد زبیر رضی اللہ عنہ
(۵) حضرت محمد نقشبند ثانی رضی اللہ عنہ
(۶) حضرت ایشان محمد معصوم رضی اللہ عنہ
(۷) حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ
(۸) حضرت شاہ اسکندر رضی اللہ عنہ
(۹) حضرت کمال کیتھلی رضی اللہ عنہ
(۱۰) حضرت سید فضیل رضی اللہ عنہ
(۱۱) حضرت سید گدا رحمٰن رضی اللہ عنہ
(۱۲) حضرت شمس الدین رضی اللہ عنہ
(۱۳) حضرت گدا رحمٰن بن ابی الحسن رضی اللہ عنہ
(۱۴) حضرت شمس الدین صحرائی رضی اللہ عنہ
(۱۵) حضرت سید عقیل رضی اللہ عنہ
(۱۶) حضرت سید بہاء الدین رضی اللہ عنہ
(۱۷) حضرت سید عبد الوہاب رضی اللہ عنہ

Marfat.com

(۱۸) حضرت شرف الدین قتال رضی اللہ عنہ
(۱۹) حضرت سیّد عبد الرزّاق رضی اللہ عنہ
(۲۰) حضرت سیّد محبوب سبحانی قطب ربانی شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ
(۲۱) حضرت سیّد ابو صالح رضی اللہ عنہ
(۲۲) حضرت موسیٰ جنگی دوست رضی اللہ عنہ
(۲۳) حضرت سیّد عبد اللہ رضی اللہ عنہ
(۲۴) حضرت سیّد یحییٰ زاہد رضی اللہ عنہ
(۲۵) حضرت موسیٰ مورث رضی اللہ عنہ
(۲۶) حضرت سیّد داؤد مورث رضی اللہ عنہ
(۲۷) حضرت سیّد موسیٰ الجون رضی اللہ عنہ
(۲۸) حضرت سیّد عبد اللہ محض رضی اللہ عنہ
(۲۹) حضرت حسن مثنیٰ رضی اللہ عنہ
(۳۰) حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ
(۳۱) حضرت علی کرم اللہ وجہہ
(۳۲) حضرت سرورِ عالم شفیع محشر محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم۔

## سلسلہ نقشبندیہ

(۱) اعلیٰ حضرت مولانا و مقتدانا شاہ فضل رحمن رضی اللہ عنہ

Marfat.com

(۲) حضرت شاہ محمد آفاق رضی اللہ عنہ
(۳) حضرت خواجہ ضیاء اللہ رضی اللہ عنہ
(۴) حضرت خواجہ زبیر رضی اللہ عنہ
(۵) حضرت محمد نقشبند ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(۶) حضرت محمد معصوم رضی اللہ عنہ
(۷) حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ
(۸) حضرت باقی باللہ رضی اللہ عنہ
(۹) حضرت خواجہ امکنکی رضی اللہ عنہ
(۱۰) حضرت مولانا درویش محمد رضی اللہ عنہ
(۱۱) حضرت مولانا محمد زاہد رضی اللہ عنہ
(۱۲) حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رضی اللہ عنہ
(۱۳) حضرت مولانا یعقوب چرخی رضی اللہ عنہ
(۱۴) حضرت خواجہ علاء الدین عطار رضی اللہ عنہ
(۱۵) حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند رضی اللہ عنہ
(۱۶) حضرت خواجہ میر کلال رضی اللہ عنہ
(۱۷) حضرت خواجہ سماسی رضی اللہ عنہ
(۱۸) حضرت خواجہ علی رامیتنی رضی اللہ عنہ
(۱۹) حضرت خواجہ محمود ابوالخیر فغنوی رضی اللہ عنہ
(۲۰) حضرت خواجہ عارف ریوگری رضی اللہ عنہ
(۲۱) حضرت عبدالخالق غجدوانی رضی اللہ عنہ
(۲۲) حضرت خواجہ ابو یوسف ہمدانی رضی اللہ عنہ
(۲۳) حضرت ابو علی فارمدی رضی اللہ عنہ

Marfat.com

(۲۴) حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رضی اللہ عنہ

(۲۵) حضرت خواجہ بایزید بسطامی رضی اللہ عنہ

(۲۶) حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ

(۲۷) حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہم

(۲۸) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

(۲۹) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

(۳۰) حضرت سرورِ عالم فخر بنی آدم محمد مصطفٰے احمد مجتبٰے صلی اللہ علیہ وعلےٰ آلہٖ وسلم

تمت

## غزل از خادم آستانۂ فضلیہ محمد سلیمان پنجابی عفی عنہ مدرس مدرسہ احسن المدارس کانپور

لیجیے خبر ہماری یاشاہِ فضلِ رحمٰن — تجھ پہ ہو فضل باری یاشاہ فضل رحمٰن

جاؤں میں کسکے در پر تیرے ہی در کا سگ ہوں — بگڑی بنا دے میری یاشاہ فضل رحمٰن

روزِ ازل میں مولیٰ میں تھا مرید تیرا — وان پر ندا تھی میری یاشاہ فضل رحمٰن

دل و جان سے فدا ہوں تیری احمدیہ درواری — قربان ہو روح میری یاشاہ فضل رحمٰن

حُبِّ جناب احمد سب کو نصیب ہووے — رسوا ہو اُنکا بیری یاشاہ فضل رحمٰن

رحمت خدا سے ہمکو نعمت ملی ہے کیسی — دل و زبان پہ جاری یاشاہ فضل رحمٰن

آنکھیں ہوں جسکی حضرت جو ہیں وہ تیرا دیکھے — روشن ہو آنکھ میری یاشاہ فضل رحمٰن

ثابت بلالؓ سے ہے بوسہ مزارِ احمدؐ — چوموں میں قبر تیری یاشاہ فضل رحمٰن

ولی خدا کے زندہ اسمیں نہیں ذرا بل — جائز ندا ہے میری یاشاہ فضل رحمٰن

کراہی سلیمان زاری رونیسے کچھ ملے گا — اچھی صدا ہے تیری یاشاہ فضل رحمٰن

# پہلے اسکو ملاحظہ فرمائیے

**ناظرین** اس کارخانہ کے یہان عربی فارسی اُردو ناگری وغیرہ زبان کی کتابون کا بہت بڑا ذخیرہ موجود ہے اور ہر ایک علم وفن کی کتابین نہایت کفایت سے روانہ ہوسکتی ہین۔ قرآن شریف۔ تفسیر۔ حدیث۔ وظائف دینیات۔ تصوف۔ فقہ۔ اصول۔ معانی۔ فلسفہ۔ صرف ونحو۔ لغت۔ درسی۔ طب۔ قوانین۔ قصص۔ دیوان۔ مجموعہ۔ غزلیات۔ ناول۔ ناٹک۔ نجوم۔ نقشیات۔ شعبدہ جات۔ وغیرہ جس قسم کی کتاب کی ضرورت ہو طلب فرمائیے (۱) کل مال بذریعہ ویلو۔ یا پیشگی قیمت آنے پر روانہ ہوسکتا ہے (۲) حساب مین اگر غلطی ہو اطلاع پانے پر فوراً صحیح کردیا جائے گا (۳) محصول وخرچہ روانگی ذمہ خریدار ہے (۴) پتہ اور نام بخط صاف لکھنا چاہیے مع ڈاکخانہ وضلع۔ اگر زائد مال ہو تو ریلوے اسٹیشن کا نام لکھنا چاہیے تاکہ محصول کی کفایت ہو۔ **المشتہر شیخ محمد مظفر الدین تاجر کتب وجنرل مرچنٹ اینڈ کمیشن ایجنٹ چوک بزازہ کانپور**

**ذکر الحبیب** - یہ ایک لاجواب میلاد شریف ہے جس مین پیدائش نور محمدی سے آخر عمر تک کے تمام حالات حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درج ہین گویا سوانح عمری بھی ہے اور میلاد شریف بھی اور پھر تمام مستند ومعتبر روایات اور کوئی ضعیف نہین اسکو منشی ولایت علی صاحب ولایت صفی پوری نے تصنیف فرمایا ہے عاشقان رسول کو ضرور خریدنا چاہیے۔ قیمت آٹھ آنہ ۸؍

**مجموعہ مناجات** اس مناجات کے پڑھنے سے نہایت رقت جاری ہوگی کیا عجب ہے کہ مقبول ہو قیمت ۴؍

**وسیلۃ الفردوس** شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کا تذکرہ اور اُنکے وظائف درج کیے گئے ہین قیمت ۵؍

**نماز اور اُسکی حقیقت** مسلمان اہل اسلام کو مژدہ ہو کہ یہ کتاب نماز کے متعلق ایسی طیار ہوگئی ہے کہ اسمین نماز کی تمام حقیقت شروع سے آخر تک درج ہے اپنے قسم کی ایک ہی کتاب ہے قیمت چار آنہ ۴؍

**مونچھ بھونکا جھگڑا** عجب ڈھنگ کی کتاب ہے اس سے بڑھکے کسی مین تفریح نہین ہوسکتی ۱؍

**تسخیر ہمزاد** - ہمزاد انسان مین ایک مخفی قوت ہی جسکو اپنے قبضے مین کرنیسے عجیب غریب کام
سکتا ہے لاکھون کوسون کی تمام چیزین وہ ہر شے ایک آن مین منگا سکتا ہے مریض کو
دیکھتے ہی تشخیص مرض اور علاج کر سکتا ہے اس کتاب مین اسکو قبضے مین کرنے کی مجرب ترکیب
لکھی ہین جسکی صحت کا ذمہ دار مصنف ہی قیمت ایک روپیہ ؎

**طلسمات عجائب** اس کتاب مین نئے جانور دن اور دنیا کے عجائبات مع تصویر
حیرت انگیز اور ایسی کتاب دیکھنے مین نہین آئی - قیمت دو آنہ ۲ر

**قصہ چار یار** ایک بے مثل قصہ ہے دوستی اور محبت کا پورا حق ادا کیا اور سکھایا ہے کہ دوستی
کسے کرنا چاہیے اور دوستی مین کیا نفع ہے دلچسپی دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے قیمت

**فسانہ خداداد** - ایک عبرت انگیز واقعہ اور بالکل سچا خداداد نامی ایک نوجوان کا
الہ دئی نامی سے عشق ہونا اور اوسکا افسوسناک نتیجہ عجیب حسرت خیز قصہ ہے قیمت

**فطرت شیطان** اس کتاب مین کچھ عجیب قسم کی دلچسپی ہے جو کہ صرف دیکھنے
اسمین شیطان کی دھوکہ بازی انسان کے ساتھ ۲۲ مرحلون مین بیان کی ہی ضرور دیکھیے

**شہر آشوب لندن** لندن کا ایک عظیم واقعہ اور خفیہ رازدن اور روس کی مجرد ات
نئے قسم کا حسن و عشق ہندوستان کے مشہور لاجواب مصنف مولوی سید ابو العلی سعید احمد
اس طرز سے لکھا ہے کہ لوگ رینالڈ ناول نویس کو بھول گئے ہین اس ناول نے یہ بات
کہ ہندوستان مین رینالڈ سے بہتر لکھنے والے پیدا ہو سکتے ہین اگر وہ کوشش کرین تو کچھ

**جوانی کا جوش** اس کتاب مین ایک جوان رعنا کی عجیب و غریب سرگذشت
بیبیون کی رام کہانی اور اُنکے فوٹو دکھائے ہین کچھ عجب حیرت انگیز واقعات ہین قیمت

**خوان نعمت کلان** اس کتاب مین جملہ اقسام مربہ آچار وغیرہ کھانے تیار کرنے کی
و بہت سہل اور مجرب اور کھانون کے نام اطلاع وار دیا - ہر مربہ کھانے کے نسخے بھی
لوگون کو کھانے کا شوق ہے وہ ضرور اس کتاب کو اپنے پاس رکھین گے قیمت

Marfat.com